

جان اور دل کی نئی بہار

حج کے بارے میں

مقام معظم رہبری حضرت آیت‌اللہ‌العظمی

سید علی خامنہ‌ای (مدظلہ‌العالی)

کے مختصر بیانات

سرشناسه	خامنه‌ای، علی، رهبر جمهوری اسلامی ایران، ۱۳۱۸ -
عنوان و نام پدیدآور	جان اور دل کی نیی بهار= نوبهار جان و دل / مصنف سیدعلی خامنه‌ای؛ مترجم عزیز مهدی.
مشخصات نشر	تهران : انتشارات بین‌المللی الهدی۱۳۹۰
مشخصات ظاهری	۹۶ ص.: مصور.
شابک	۹۷۸-۹٦٤-٤۳۹-۰۵۳۱-٤
وضعیت فهرست نویسی	فیپا
موضوع	خامنه‌ای، علی، رهبر جمهوری اسلامی ایران ، ۱۳۱۸
موضوع	-- نظریه درباره حج
موضوع	خامنه‌ای، علی، رهبر جمهوری اسلامی ایران، ۱۳۱۸ - -- پیامها و سخنرانیها
شناسه افزوده	حج
رده بندی کنگره	مهدی، عزیز، ۱۳۶۲ - ، مترجم
رده بندی دیویی	۱۳۹۰ ۶۰۴۶ن۹ح۳/ DSR۱۶۹۲
شماره کتابشناسی ملی	۹۵۵/۰۸۴۲
	۲۵۱۸۷۹۱



مؤسسه فرهنگی، هنری و انتشارات بین‌المللی الهدیٰ

Alhoda International, Cultural, Artistic
& Publishing Institution

Tel: +98 21 22210522
Email: alhoda@icro.ir
www.alhodapublication.ir

جان اور دل کی نئی بهار

تنظیم: انقالب اسالمی ثقافتی ریرسچ انسٹی

ٹیوٹ مصنف: سید علی خامنه ای

مرترجم: عزیز مهدی

شأیع: اول ، ۱۳۹۰(۲۰۱۱ هـ.ش)

سکولیشن:ر پبلیرش: ثقافتی - فنی اداره اور

الہدٰی بین االقوامی پبلیکیشن

ISBN : ۹۷۸-۹٦٤-٤۳۹-۰۵۳۱-٤

ثقافتی - فنی اداره اور الہدٰی بین االقوامی

پبلیکیشن تهران - پی او باکس ۱٤۱۵۵_٤۳٦۳

فون منرب : ۲۲۲۰٦۷۱٤ _۲۲۲۱۱۲۱۱ فیکس:

۲۲۲۰٦۷۱۳تلیفون التوزیع: ٦٦٤۱۰٦٤۹ –

۰۹۱۹۵۵۹۳۷۳۲

فہـرست

مقدمہ ۹
یوم وصال کی آمد ۱۰
قدم بہ قدم پیغمبر اکرم (ص) کے ساتھ ۱۱
آہنگ اخوت و برادری ۱۲
تولّد دوبارہ ۱۳
تو اپنا حجاب آپ ہی ہے ۱٤
حج کی قبولیت کا معیار ۱۵
ذکر خدا کو فضیلت حاصل ہے ۱۷
باہمی اقدار کی شناخت کا ذریعہ ۱۸
اعلان برأت و بیزاری حج کی روح ۲۰
شکر نعمتوں میں افزائش کا ذریعہ ۲۱
حج ایک اندرونی انقلاب ۲۲
حج وحدت آفرین اجتماع ۲۳
خلوص نیت وسیلۂ قرب الٰہی ۲٤
خدا کی برکت ۲۵
اسرار و رموز حج ۲٦
ضیافت کمال ۲۸
رفتار و گفتار کے ذریعہ تبلیغ ۲۹
بازار کا راستہ الگ ہے ۳۰
حج مسلمانوں کا شفا خانہ ہے ۳۱
دانشگاہ معرفت ۳۲
توشہ معنوی حاصل کیجئے ۳۳
اولاد آدم ایک جسم کے مختلف اعضائیں ۳٤

طہارت اور پاکیزگی کے ساتھ دیار محبوب کی طرف آہستہ قدم بڑھاؤ	۳۵
اے دنیا مجھے چھوڑ دے	۳٦
قدرت خداوندی کی نمائش	۳۷
ظاہری و باطنی طہارت و پاکیز گی	۳۸
نیک خیال اور نیک کردار	٤٠
فکر الٰہی و طہارت قلبی	٤١
حج ، عطیۂ لازوال الٰہی	٤٢
حج دوطرفہ خصوصیات کا حامل ہے	٤٣
اے بندہ نواز ! تیرا شکر کیسے کروں؟!	٤٤
وقت کو غنیمت جانو	٤٥
حج، ایک ہمہ جہتی جہاد	٤٦
میرے مالک ! اگر تو دوست تو مجھے دشمن کی کوئی پرواہ نہیں۔	٤٧
ایمان کا عظیم سمندر	٤٨
وحدت اسلامی کی عظمت	٥٠
با مقصد تحریک	٥١
حج کا راز و رمز	٥٢
تفرقہ و اختلاف سے پرہیز	٥٣
جی ہاں ! اتفاق و اتحاد سے دنیا فتح کی جاسکتی ہے۔	٥٤
حج میں دائمی فریضہ	٥٥
حج میں حقیقی تجارت	٥٦
حج اسلامی سماج کا نمونہ	٥٧
قطرہ دریا ہے اگر دریا کے ساتھ ہے	٥٨

آئینہ کو چمکدار بنائے رکھو	٦٠
حج خود یابی کا اہم موقع	٦١
دشمنی کے پودے کو اکھاڑ ڈالو	٦٢
دنیا کی رعنائیوں سے ہوشیار	٦٣
تحفۂ حقیقی	٦٤
آ ! تیرے معسشوق کی باہیں کھلی ہوئی ہیں	٦٥
اے بھائی ! آنکھیں کھول	٦٦
بال سے زیادہ باریک ہزاروں مسائل	٦٧
حج انسانی و اسلامی اتحاد کا مظہر	٦٨
قرآن پڑھنے سے دیو بھی بھاگتا ہے	٧٠
حاجی جی ! اپنے دشمن کو پہچان لیجئے	٧١
یوسف گم گشتہ کی واپسی	٧٢
امن و عافیت کی واپسی	٧٣
ایک لمحہ کی غفلت نہ ہو	٧٤
غفلت سے نجات	٧٥
الطاف خداوندی پر اعتماد	٧٦
رحمت خداوندی کا ابلتا ہوا چشمہ	٧٧
ہر جگہ جلوہ الٰہی نمایاں ہے	٧٨
حج مبارک ہو	٨٠
پاک لوگوں کا مرتبہ دیکھو	٨١
اے بھائی ! ہوش میں آ !	٨٢
بندگی کرو تاکہ مولائی حاصل ہوجائے۔	٨٣
حج ، آلودگیوں سے نجات کا وسیلہ	٨٤
حج ایک معنوی سفر	٨٥

حج انسان سازی کا زمانہ	۸۶
نگاہ الٰہی میں سب یکساں ہیں	۸۷
نعمت کی قدر کرو	۸۸
ایک زبان و ایک دل ہوجاؤ	۸۹
ہر درد کا علاج حج ہے	۹۰
دو بارہ جنگ احزاب	۹۱
دوستی کی کوشش کیجئے	۹۲
احکام الہی کی مکمّل پیروی	۹۳
اگر زمانہ کسی ایک عضو بدن میں درد پیدا کر دے	۹٤

مقدمہ

انقــلاب اســلامی ایران کے قائد اور اســلامی جمہوری نظــام کے بانی حضرت امام خمینی (رہ) کے ارشاد کے مطابق اسلامی جمہوری نظام کی تشکیل سر زمین ایران کے عوام اور دنیا کے تمام مســتضعفین یعنی کمزور و پســمانده لوگوں کے لئے خداوند عالم کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے۔اس عظیم الشان تحریک کی تاریخ کے سرسری مطالعہ ســے یہ بات بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ تحریک کی تعمیر و نشــو نما اور اســلامی جمہوری نظام کی تشکیل میں ولایت فقیــہ کا بنیادی کردار، حضرت امــام خمینی (رہ) کی حکیمانہ قیادت اور ان کی رحلــت جانگداز کے بعد رہبر انقلاب اســلامی حضرت آیتاﷲالعظمی ســید علی خامنــہ ای کی قیادت و رہنمائی میــں اس انقلاب نے مہلک حوادث کے باوجود ترقی کی منزلوں کو طے کیا ہے۔

اســلامی انقلاب کے ثقافتی تحقیقی اداره نے مقــام معظم رہبری کے افــکار و عقائــد اور تحریری و تقریری بیانات کی حفاظــت کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے مختلف موضوعات پر ان کے اقوال و ارشادات کو موضوعاتی کتابچوں کی شکل میں شایع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

موجــوده کتابچہ حج بیت اﷲالحرام کے موضوع پر مقام معظم رہبری کے ۷۷ ارشــادات، بیانات اور پیغامات پر مشتمل ہے جن کو موصوف نے ۱۳۶۸ الغایة۱۳۸۸ ھ ش)یعنی گذشــتہ بیس سال کے دوران مختلف موقعوں پر جاری کیا تھا جسمیں حج کی اہمیت، مثالی و غیر معمولی موقع غنیمت، مشرکین سے برأت و بیزاری کی اہمیت، مســلمانون کے درمیان وحــدت و اتحاد کی اہمیت و افادیت، حج کو تجارتی ســفر میں تبدیل نہ کرنے کی ہدایت اور اس فریضہ کی ادائیگی کے ذریعہ معنوی خود ســازی کی ســفارش جیسے مرکزی خیالات پیش کئے گئے ہیں۔

ومناﷲتوفیق

یوم وصال کی آمد

ہر سال ایام حج کی آمد کے ساتھ ہی پورے عالم اسلام کے خواہشمند حضرات کے دلوں میں عشق خداوندی کا جذبہ موجزن ہوجاتا ہے اور وہ اس خیال میں محو ہوجاتے ہیں کہ جتنی جلدی ممکن ہو جوار خانۂ خدا اور دیار محبوب میں عشق و تقدیس کی چوکھٹ پر اپنا سر جھکا دیں اور تقرب و بندگی کی پیشانی اس مقدس سرزمین پر رکھدیں۔ معلوماتی ایّام کو ذکر و بندگی کے سایہ میں بسر کریں اور رحمت و مغفرتِ حق کی پناہ میں سکون حاصل کریں دنیا کے ہرگوشہ سے آنے والے بھائیوں اور بہنوں سے ملاقات کا شرف حاصل کر لیں اور امت اسلامیہ عالم کی عظمت و شوکت کا دلکش منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

(اقتباس از پیام حجاج بیتاللہالحرام) ۱۹۹۰/۶/۲۸

قدم بہ قدم پیغمبر اکرم (ص) کے ساتھ

فریضہ حج کے دوران مکّہ و مدینہ میں، احد و منٰی وحرا میں اس بات کا کا خیال رہے کہ اس سرزمین پر پیغمبر اکرم (ص) اور ان کے اصحاب نے اپنے مبارک قدم رکھے ہیں اور لمحہ بہ لمحہ طرح طرح کے رنج و مصائب جھیلنے ہیں، در بدری کی زندگی بسر کی ہے، جد وجہد کی ہے، خون جگر کھایا ہے پس اس سرزمین وحی و جہاد و قرآن و سنّت میں قدم بہ قدم اس دور گذشتہ کے بارے میں غور و فکر کیجئے۔ اپنی ذات کو اس سے وابستہ رکھئے اور اسی کے سایہ اپنی سمت و رفقاءکا تعین کیجئے اور اس تجربہ کے ساتھ مقصد و نتیجہ کو خود دیکھئے اور خداوند عالم کی نصرت کی امید اور اپنی ذات پر مکمل اعتماد و بھروسہ کے ساتھ اپنے آخری مقصد کی طرف قدم بڑھائیے ۔ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ[۱] ۔ اور خدا تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال میں سے چیز کم نہیں کرتا ہے۔

(اقتباس از پیام حجاج بیتاللهالحرام) ۱۶/ ٦/۱۹۹۱

۱ سوره محمد آیة ۳۵

آہنگ اخوت و برادری

دین سے تمسک اور وحدت کلمہ کی پیروی کی سفارش کرنے والی آیۃ مبارکہ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا کو ہمیشہ یاد رکھتے ہوئے اس میں مذکور دونوں سفارشوں کو اپنا نصب العین بنائیے اور اس سلسلے میں دشمن کے مکر و فریب سے ہوشیار رہیے۔

(اقتباس از پیام حجاج بیت‌اللہ‌الحرام)۱٦/ ٦/۱۹۹۱

تولّد دوبارہ

بنیـادی طور پر حـج کا مقصد بھی منقلب ہو جانـا ہے۔حج کو ہمیں معنوی صفات کا حامل بنا دینا چاہیے۔ حج کے فریضہ کی ادائگی کے بعد جب ہـم لوٹیں تو ہم لوگوں کو واقعاً معنوی ہوجانـا چاہیے۔ جب حاجی فریضۂ حج سے فراغت کے بعد اپنے گھر کی طرف لوٹے تو در حقیقت اسے ایسا ہونا چاہیے جیسـے وہ عالم روحانیت اور بہشت سـے لوٹ رہا ہو۔ سفر حج سے واپس آنے والے ہر شخص کی یہی کیفیت ہونی چاہیے۔

(اقتباس از بعثۂ حج کے اراکین سے خطاب)١٩٩١/٧/١٤

تو اپنا حجاب آپ ہی ہے

حج ایک ہجرت ہے۔خود اپنی ذات سے ہجرت ہے خود بینی و خود ستائی سے ہجرت ہے۔ یہ اس قید خانہ سے ہجرت ہے جس نے ہمارا احاطہ کر رکھا ہے اور عدیم المثال انسانی گوہر کے ایک دانہ کو ہمارے وجود کے اندر مخفی اور پوشیدہ کر رکھا ہے۔ حج در حقیقت ہوا و ہوس سے پیدا ہونے والی خود پرستیوں سے ہجرت و دوری کا نام ہے ان خود پسندیوں سے ہجرت و دوری کا نام ہے جو ہم لوگوں کو خدا سے دور کرتی ہے۔ حج ان طبقہ بندیوں اور در بندیوں سے ہجرت و دوری کا نام ہے جو انسانوں کو ایک دوسرے سے الگ کر دیتی ہے۔ حج فقیر و غنی، شریف و وضیع اور بڑے چھوٹے کو عامیانہ معیاروں کے مطابق ایک دوسرے سے قریب و نزدیک کر دیتا ہے اور سب لوگوں کو ایک دوسرے سے قریب کر دیتا ہے اور تمام انسانوں کے درمیان موجود قدر مشترک یعنی عبودیت و بندگی کو زندہ کر دیتا ہے۔

(اقتباس از حج کانگریس کے اراکین سے خطاب)۱۹۹۲/۵/۵

حج کی قبولیت کا معیار

حقیقت یہ ہے کہ حج کے دوران ہم لوگوں کو اس بات کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اپنے اندر موجود عبودیت اور بندگی کی تقویت کریں۔ ہجرت الیاﷲاختیار کریں۔ حج کو بارگاہ عالیہ خداوندی میں قبول و مقبول بنائیں۔ یہ کیسے ممکن ہوگا کہ ہمارا حج مقبول ہوجائے اور شرف قبولیت کا معیار یہ ہے کہ حج ہم لوگوں کو خداوند عالم سے قریب و نزدیک بنادے۔ ایک روایت میں منقول ہے کہ اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ تمہارا حج بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوا کہ نہیں تو تم یہ دیکھو کہ فریضہ حج کی ادائگی سے قبل تم جو گناہ کیا کرتے تھے اس میں کمی واقع ہوئی کہ نہیں اور تم ان گناہوں سے دوری و علحدگی اختیار کر لی یا نہیں؟ اگر تم یہ دیکھتے ہو کہ تمہیں گناہوں سے دوری و علحدگی اختیار کرنے کی توفیق حاصل ہو گئی ہے تو سمجھ لو کہ خداوند عالم نے تمہارا حج قبول کر لیا ہے اور تم اپنے خدا سے قریب ہوگئے ہو۔

پس حج کی قبولیت کا معیار گناہوں سے دوری، علحدگی اور تقرب الہی میں مضمر ہے۔ خود پسندیوں و خود پرستیوں سے دوری اختیار کرتے ہوئے فضل و رحمت خداوندی کے دریا میں ایک قطرہ کی طرح خود کو غرق کر دینا ہی سب سے زیادہ اہم اور بنیادی کام ہے۔ علیکم انفسکم۔ (۱) اپنے آپ کو دوبارہ حاصل کر لیجئے۔ یہی وہ چیز ہے جس میں ایثار نہیں ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں خداوند عالم کا تقرّب حاصل کرنا، اس کی طرف ہمہ تن متوجہ رہنا، فضل و رحمت خداوندی پر مکمل اعتقاد و ایمان رکھنا، صادقانہ لب و لہجہ میں خداوند عالم سے گفتگو کرنا، دنیا و دنیا کی خرافات اور ان مادّی قدروں سے نجات و دوری اختیار کرنا جو ریشم کے کیڑے کی طرح ہمارے اطراف میں اپنا تانا بانا پھیلائے ہوئے ہیں تاکہ ہماری ملکوتی روح کا گلا گھونٹ دے۔ جی ہاں

! حقیقت یہی ہے۔ جب انسان پاک دل اور طائب روح کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں باریاب ہوگیا اور خلوص نیت کے ساتھ وہ عظیم مراسم انجام دینے میں کامیاب ہوگیا تو حقیقتاً وہ اپنے خدا کی طرف لوٹ گیا اور حقیقتاً اس نے خدا کی طرف ہجرت حاصل کر لی اور حقیقتاً اس نے پرور دگار عالم کے سامنے اپنی عاجزی و انکساری ظاہر کردی۔ اس کے بعد برکتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

(اراکین حج کانگریس تنظیم سے خطاب)۱۹۹۲/۵/۵

ذکر خدا کو فضیلت حاصل ہے

حج ایک بہترین موقع ہے کہ انسان دنیا اور دنیوی خرافات، رغبتوں، طبقہ بندیوں، گروہ بازیوں اور تمام ایسی چیزوں سے دور اور الگ ہو جائے جو اسے معنویت سے دور کرتی ہیں اور مادّیت و خود پرستی کا گرویدہ بناتی ہیں۔ مادیت زدہ دنیا سے دوری و علحدگی کے ساتھ اسے اس بات کی بھرپور کوشش بھی کرنی چاہیے کہ وہ اپنے خدا سے قریب ہوجائے۔ حج کے دوران لوگ مختلف اعمال انجام دیتے ہیں، طرح طرح کے وسائل و امکانات فراہم کرتے ہیں اور مختلف النوع توفیقات سے استفادہ کرتے ہیں لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کو سعی کرنی چاہیے۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔ و یزکروا اسم اللہ فی ایام معلومات۔

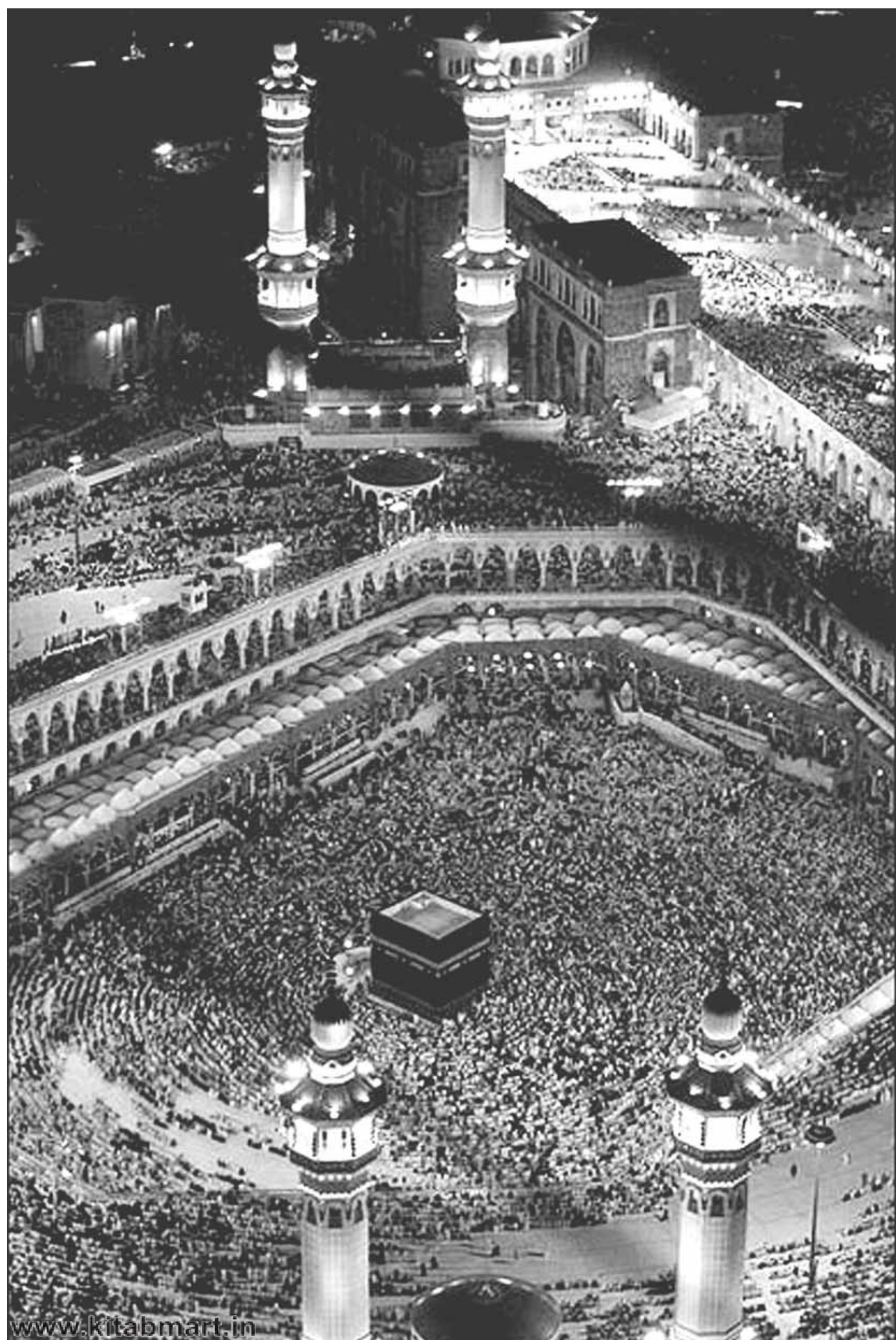
ہم لوگوں کو ہمیشہ یاد خدا میں ہمہ تن مشغول رہنا چاہیے۔ وطن سے نکل کر خانۂ خدا تک رسائی حاصل کرتے ہوئے مناسک حج کے آغاز و انجام تک یعنی فریضۂ حج کی ادائگی کے دوران ہر حاجی اور خانۂ خدا کی زیارت کرنے والے کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ اسے بہر حال خداوند عالم کی رضا و خوشنودی حاصل کرنی ہے۔ اسے گناہوں سے توبہ کرنا چاہیے ہر اس چیز سے منہ پھیر لینا چاہیے جو اسے خداوند عالم سے دور کرنے والی ہے اسے صرف اور صرف خدا کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔ اگر ہم خدا کی طرف متوجہ ہوگئے تو خدا راستہ کھول دیتا ہے۔ و ان الرّاحل الیک قریب المسافہ۔ خداوند عالم کی طرف ایک قدم اٹھانا انسان کے دل کو روشنی عطا کردیتا ہے۔ انسان کو عظمتوں سے مالا مال بنا دیتا ہے۔ انسانی بصیرت کے سامنے موجود کوڑے کرکٹ کو صاف کر دیتا ہے جس کی وجہ سے اسے اگلا قدم بڑھانے میں زیادہ راحت محسوس ہوتی ہے۔ یہ اس مسئلہ کے بنیادی موضوع کا انفرادی پہلو ہے اور کوئی بھی چیز اس کی جگہ نہ لے سکے گا۔

(اقتباس از حج کانگریس کے اراکین سے خطاب)۱۹۹۲/۵/۵

باہمی اقدار کی شناخت کا ذریعہ

حج باہمی زیارت و مشورہ و معاہدہ کی جگہ ہے۔مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس مبارک موقع پر ایک دوسرے کو دوبارہ حاصل کرلیں یعنی دوبارہ باہمی اتحاد کے بندھن میں بندھ جائیں۔ ان لوگوں کو فقط ایک دوسرے کے جسم کو ہی نہیں بلکہ ان کے قلوب و افکار کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں دنیا کی مختلف مسلم قوموں کو ملت اسلامیہ عالم کا رنگ و روپ اختیار کر لینا چاہیے۔ ان میں وحدت کا احساس بیدار ہوجانا چاہیے۔ ان لوگوں کو چاہیے کہ اپنے درمیان موجود مسائل و مشکلات کو حل کر لیں۔ ایک دوسرے کے مسائل و معاملات سے باخبر رہیں اور امت اسلامیہ عالم کے بنیادی مسائل کی جستجو کریں۔ یہ حج کا نہایت اہم مقصد ہے۔

(اقتباس از حج کانگریس کے اراکین سے خطاب)۱۹۹۲/۵/۵



اعلان برأت و بیزاری حج کی روح

برأت درحقیقت ارکان حج میں ایک اہم رکن ہے بلکہ یہ ارکان حج سے بالاتر ہے۔ حج کا حقیقی مفہوم و مقصد اور اس حقیقی سمت ہے۔ اگر کوئی یہ خیال کرتا ہے تو بالکل غلط ہے کہ حج کے دیگر ارکان و اعمال کے ساتھ حج کی روح اور اس کی سمت کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

(اقتباس از حج کانگریس کے اراکین سے خطاب)۱۹۹۲/۵/۵

شکر نعمتوں میں افزائش کا ذریعہ

حج وہ نعمت الہی ہے جو خداوند عالم کی جانب سے مسلمان قوموں کو فراہم کی گئی ہے اور شــکر و قدر دانی کیوجہ سے ان میں اضافہ ہوجاتا ہے اور ناشــکری کیوجہ ان نعمتوں کو سلب کر لیا جاتا ہے اور یہ وہی شدید عذاب الٰہی ہے جس کی طرف قرآن مجید اس طرح اشارہ کیا ہے۔ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ[۲] ۔ یعنی اگر نافرمانی کی تو میری سزا شدید ہے۔

حــج کو چھین لینے یا اس کی واپســی و باز گیــری کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ مســلمانوں میں ســے کوئی بھی سفر حج اختیار نہ کرے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان اس کے دیگر بیشمار فوائد سے محروم رہ جائیں اور اعمال حج میں اضافہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر ســال زیادہ ســے زیادہ لوگ حج کریں بلکہ اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ لوگ اس فریضۂ الہی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں جیســا کہ ارشــاد خداوندی ہوتا ہے - لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ[۳] ۔ یعنی تاکہ لوگ اس میں اپنے مختلف النوع فائدوں کو دیکھیں۔

(اقتباس از حجاج بیت اللّٰہ الحرام کے نام پیغام)۱۹۹۲/۶/۲

۲ سورہ ابراہیم آیہ ۷
۳ سورۂ حج آیت ۲۸

حج ایک اندرونی انقلاب

حج ہر مسلمان میں بخوبی ایک اندرونی انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ وہ انقلاب جو روح توحید، تعلق بہ خدا اور اس کی ذات پر مکمل اعتماد کے ساتھ انسانی وجود کے ان اندرونی اور بیرونی بتوں کی تردید کرتا ہے جو انسان کو پستی کی طرف مائل کرنے والی خواہشات اور اپنے چنگل میں گرفتار کرنے والی طاقتیں ہیں۔ یہ باطنی انقلاب لوگوں میں طاقت کا احساس، اعتمادِ نفس اور آزادی و قربانی کا حوصلہ پیدا کرتا ہے۔ یہ ایسا انقلاب ہے جو ہر شخص کو شکست سےناواقف اور دھمکی و لالچ سے بے اعتنا بنا دیتا ہے۔

(حجاج بیت‌اللہ الحرام کے نام پیغام)۱۹۹۲/٦/۲

حج وحدت آفرین اجتماع

حج ٹکروں میں بٹی ہوئی امت اسلامیہ عالم کو ایک واحد، کار آمد اور مستحکم و طاقتور پیکر میں بخوبی تبدیل کر سکتا ہے۔ یہ حجاج کرام کو باہمی درد و رنج، مسائل و مصالح اور ترقی و ضرورتوں سے آگاہی فراہم کرتے ہوئے انہیں باہمی تجربات کے لین دین کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔

(حجاج بیت‌اللہ الحرام کے نام پیغام)۱۹۹۲/٦/۲

خلوص نیت وسیلۂ قرب الٰہی

ایــک انفــرادی اور بنیادی بات ، جس کو کام کــی نوعیت کے مطابق، جملــہ مســائل و ضروریات پر تقدم و اولیت حاصل ہــے، وہ یہ ہے کہ جو عمل بھی انجام دیا جائے اسے انشاءاللہ قصد قربت و طلب رضا و خوشنودی الٰہی کے ساتھ انجام دیا جانا چاہیئے۔ ہر عمل کی بنیاد یہی ہے۔ جملہ امور و اعمال کا معاملہ بھی یہی ہے کہ اچھے ارادہ، پاکیزہ نیت اور قصد خدائی کے ساتھ انجام دیــا جائے تو ہر عمل بہتر طریقے ســے انجام پاتا ہــے۔ لیکن عبادتی اور معنوی پہلو کے حامل اعمال کے اثرات مادی پہلو کے حامل اعمال سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔ حج بھی اس قسم کے اعمال کا مصداق ہے اور اس فریضہ کی ادائگی میں خلوص نیّت اور قصد الٰہی کی ضرورت زیادہ ہے۔

(اقتباس از تنظیم حج کے مسؤلین سے خطاب)۱۹۹۳/٤/۲۸

خدا کی برکت

اگر عمل خدا کے لئے فریضہ کی انجام دہی اور مرضی معبود کے ارادہ سے انجام دیا گیا ہے تو خدا وند عالم اسمیں دیتا ہے، اس کو موثر قرار دیتا ہے، اسمیں غیر معمولی جاذبیت پیدا کر دیتا ہے اور لوگوں کے قلوب کو اس عمل کی طرف راغب کر دیتا ہے۔

(اقتباس از۔ مسؤلین تنظیم حج سے خطاب)۱۹۹۳/٤/۲۸

اسرار و رموز حج

اگــر چہ حج کے اسرار و رموز کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ انہیں ایک مختــصر تقریر میں بیان نہیں کیا جا ســکتا ہے لیکن راز شــناس آنکھیں اس کی تیــن اہــم خصوصیات کو پہلی نگاہ میں ہی پہچان لیتــی ہیں۔ اس کی پہلی اہم خصوصیات یہ ہے کہ حج وہ تنہا فریضہ ہے جس کو ادا کرنے کیلئے خداوند عالم دنیا بھر کے صاحب استطاعت مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع ہونے کی دعوت دیتا ہے اور ایّام معلومات، مختلف النوع حرکت و ســکون و کوشــش اور قیام و قعود کے عالم میں ان لوگوں کو ایک دوسرے ســے جوڑ دیتا ہے۔ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْــتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ[٤]۔ یعنی اس کے بعد اســی مقام ســے جہاں سے لوگ (سر زمین منی کی طرف) کوچ کرتے ہیں تم لوگ بھی کوچ کرو اور خداوندعالم سے مغفرت طلب کرو کیونکہ خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ یہی اعلانیہ اور مجموعی عمل ذکر خدا کو بہترین منزل مقصود کی حیثیت ســے پیش کرتا ہے یعنی ایک قلبی اور نفســانی عمل۔ وَيَذْكُرُوا اسْــمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَــاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَــةِ الْأَنْعَامِ[٥] ۔ حج کی تیسری اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کے روشــن اور ہر شــخص پر واضح صفحہ پر مرد موحد و وحدانیت پســند کی زندگی کــی مکمل زندگی کی پوری تصویر ابھر کر ســامنے آجاتی ہے اور اپنــے رمزی عمل کے ذریعہ مرد مســلمان کو با مقصــد زندگی بسر کرنے کا درس بھــی فراہــم کرتاہے۔ میقات میں وارد ہونے اور احــرام و تلبیہ و تروک کے مرحلہ سے گزرنے کے بعد خانہ کعبہ کے ارد گرد طواف، صفا و مروہ کے درمیان ســعی اور عرفات و مشعر میں وقوف و قیام اور غور و فکر و ذکر الٰہی و اظہار عجز و انکســاری تک اور اس کے بعد میدان منٰی تک رســائی حاصل کرتے ہوئے قربانی،رمی جمرات و حلق یعنی سر تراشــی نیز دوبارہ طواف و سعی کی خاطر خانہ کعبہ کی طرف واپســی اس کے علاوہ سفر حج کے دوران انجام پانے والے

٤ سورۂ بقرہ آیۃ

٥ سورۂ حج آیۃ ۲۸

جملہ اعمال و اذکار کو نہایت مفید و کار آمد درس کی حیثیت حاصل ہے جس کی روشنی میں یہ بات بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ حج مرد مسلمان کیلئے معرفت آمیز، اجتماعی و با مقصد تحریک اور واضح و موثر درس سے مالا مال ہے اور ہو میدان توحید میں اور زندگی کی کوشش میں اس کا محور و مرکز اللہ ہے۔

(اقتباس از حجاج بیت‌اللہ الحرام کے نام پیغام)۱۹۹۳/۵/۱۸

ضیافت کمال

حج کے آئینہ میں دیکھا جائے تو زندگی در حقیقت خدا کی طرف دائمی سیر ہی نہیں بلکہ دائمی صیرورت ہے۔ اور حج وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا عملی و تعمیری درس ہے کہ اگر ہم عقل و فہم سے کام لیں تو عملی میدان میں ہماری زندگی کی راہ و روش پوری طرح واضح ہوجاتی ہے یہ فریضہ الٰہی ہو سال انجام پاتا ہے تاکہ مسلمان اس کے وحدت و تفاہم کے ماحول اور ذکر الٰہی کے سایہ میں مقصد زندگی سے بخوبی واقف ہوجائے اور مکمل واقفیت و آگہی کے ساتھ اپنے وطن واپس جائیں۔ پھر آئندہ سال دوسرے مسلمان اور اس کے بعد ہر سال مسلمانوں کی دوسری جماعت یہاں آئے اور اپنے وطن واپس جائے اور اس معرفت سفر کے دوران لوگ سیکھیں اور الٰہی نعمتوں کو جمع کریں۔ باہم گفتگو و تبادلۂ خیال کریں، اجتماعی اعمال میں شریک ہوں۔ ہمہ تن گوش رہیں اور غور و فکر سے کام لیں اور آخر کار پوری امت اسلامیہ خداوند عالم کی رضا و خواہش اور تعلیمات دین کے مطابق زندگی بسر کرنے لگے۔

(اقتباس از حجاج کے نام پیغام)۱۹۹۳/۵/۱۸

رفتار و گفتار کے ذریعہ تبلیغ

میں اپنے ایرانی بھائیوں اور بہنوں سے بھی یہ سفارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی زبان اور اپنے عمل کے ذریعہ دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے لوگوں تک اپنی قوم کے عظیم الشان انقلاب کے پیغامات کو پہنچائیں۔ خانۂ خدا کے جوار میں اپنی مختصر اقامت، حرم پیغبر اعظم (ص) اور حج کے دیگر گرانقدر مواقف کے دوران یادوں سے بھری ہوئی سر زمین حجاز کو یاد الٰہی سے دل کو زندہ رکھنے کیلئے ، رسول اللہ اور ان کی عترت طیّبہ بالخصوص حضرت ولی‌اللہ اعظم کے ساتھ مراسم حج کے دوران جن کی مقدس موجود کی با معرفت حاجیوں کے قلب کی تقویت ہے اپنے گہرے تعلقات کو مزید مستحکم بنائے رکھنے کیلئے ، قرآن سے گہرے لگاؤ کی برقراری اور آیات بیّنات کے بارے میں تدبر سے کام لینے کیلئے اور دعا و تضرع و توسل کو، جو تقرب خداوندی کا سرمایہ ہے، برقرار رکھنے کے لئے ایام حج کو غنیمت جانیں اور اس سے بھرپور فائدہ بھی اٹھائیں اور مسلمانوں کی پریشانیوں کے خاتمہ کیلئے اسلام اور جمہوری اسلامی ایران کی روز افزوں ترقی و تقویت و خوشحالی کی دعا کریں اور امام راحل نیز شہدای اسلام کی ارواح طیبہ کے درجات میں بلندی کیلئے خدا وند عالم کی بارگاہ میں دعا کریں۔

(اقتباس از حجاج کے نام پیغام)۱۹۹۳/۵/۱۸

بازار کا راستہ الگ ہے

جو لوگ مکّہ جاتے ہیں انہیں مکّہ کو بازارگری، دوکانداری اور تجارت پر قربان نہ کرنا چاہیے۔ مکّہ ان چیزوں سے کہیں زیادہ اہم اور عظمت کا حامل ہے۔ انہیں چاہیے کہ مراسم حج کے بعد وہ تجارتی کاموں کے لئے بھی ایک سفر اختیار کریں اور جہاں جانا چاہیں وہاں آرام سے جائیں۔ لیکن حج میں، جنہیں -ایام معلومات[٦] - بھی کہا گیا ہے، اپنے آپ کو زیارت اور ذکر خداوندی کے لئے وقف کردیں اور ان مقدس ایّام کو بیہودہ اور ناچیز کاموں میں برباد نہ کریں۔

آپلوگ نماز جماعت اور دیگر دینی اجتماعات میں شریک ہوں۔ بلند مرتبہ حرم میں اول وقت نماز کی اہمیت و افادیت کو سمجھیں اور اس مقدس سرزمین میں اپنی موجودگی کو ہر اعتبار سے مومنانہ اور پرہیز گارانہ موجودگی بنائے رکھیں کیونکہ ملت ایران سے اسی بات کی امید کی جاتی ہے۔

(اقتباس از حج کے مسؤلین سے خطاب)١٩٩٤/٤/٢٠

---

٦ سورۂ حج آیۃ ٢٨

حج مسلمانوں کا شفا خانہ ہے

امت اسلامیہ کیلئے ابدی ذخیرہ کے ساتھ ذی الحجۃ الحرام کا مہینہ آگیا ہے۔ اس ہدیہ ناتمام اور سرچشمہ جوشان کیلئے خداوند عالم کا شکر ہر سال دنیا بھر کے مسلمان اپنی ہمت و معرفت کے مطابق اس سے بھر پور فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور توشۂ آخرت جمع کر سکتے ہیں۔ اس فریضہ الٰہی میں خداوند عالم نے جو مختلف النوع اور وسیع منافع اور مصالح جمع کر دیئے ہیں وہ کسی دوسرے فریضہ میں نہیں ہیں۔ ذکر خداوندی، معنوی موجودگی اور خود یابی کے ساتھ ہی ساتھ مرد مسلمان اپنے خدا کے ساتھ تنہائی میں اپنے قلب کو گناہ و غفلت کے زنگ سے پاک کرتا ہے تاکہ جماعت کے درمیان فرد کی موجودگی کا احساس اور امت اسلامیہ عالم کے ساتھ ہر مسلمان کی وحدت کا احساس اور مسلمانوں کے اس عظیم الشان اجتماع کیوجہ سے اسلامی اقتدار کا احساس بیدار ہوجائے۔ اس کے علاوہ معنوی بیماریوں اور مختلف النوع زحمتوں سے شفا حاصل کرنے کے لئے ہر فرد کی مسلسل کوشش کا کوئی نتیجہ سامنے آئے اور لوگوں کو گناہوں سے نجات حاصل ہوجائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ مراسم حج کے دوران درد و مصائب کی شناخت اور اس کے مکمل علاج کی کوشش کی جائے، امت اسلامیہ کے جسم پر لگے ہوئے گہرے زخم کے علاج کے ساتھ ہی ساتھ ملت اسلامیہ عالم کے ساتھ اظہار ہمدردی کے لئے حج اور جملہ اعمال و مناسک حج نہایت موثر اور کار گر ہیں یعنی حج بیت اللہ کے دوران جن اعمال و مناسک کو ادا کرنے کی سفارش کی گئی ہے ان میں امت اسلامیہ کے ہر دور کا علاج مضمر ہے۔

(اقتباس از حجاج کے نام پیغام)۱۹۹٤/۵/۱۵

دانشگاہ معرفت

قرآن اعمال حج کو -شعائر- کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اس کا حقیقی مفہوم و مطلب یہ ہے کہ یہ اعمال فقط انفرادی نوعیت کے حامل نہیں ہیں اور نہ ہی اس کو ذاتی فریضہ کا نام دیا جا سکتا ہے بلکہ یہ ایک علامت ہے جو انسانی شعور و معرفت کو اس عمل کی طرف مائل و متوجہ کر سکے جس کی علامت کے طور پر اس فریضہ الہی کو پیش کیا گیا ہے۔ درحقیقت ان علامتوں کے پیچھے توحید یعنی ان سبھی طاقتوں کی نفی و تردید موجود ہے جنہوں نے انسان کے جسم اور روح کو اپنے قبضۂ قدرت میں گرفتار کر رکھا ہے دوسری طرف یہ توحید نہایت واضح اور روشن عبارت میں مخلوقات عالم پر حاکمیت مطلقۂ خداوندی کا اثبات کرتی ہے یعنی مسلمانوں کی اجتماعی و انفرادی زندگی پر اسلامی آئین و قوانین اور اسلامی نظام کی مکمل حاکمیت۔

(اقتباس از حجاج بیت اللہ الحرام کے نام پیغام)۱۹۹٤/۵/۱۵

توشہ معنوی حاصل کیجئے

اس موقع کو خود سازی، توبہ و استغفار، گریہ و زاری اور تضرع و دعاءالتماس کیلئے غنیمت شمار کیجئے اور اس سے اپنی پوری زندگی کیلئے توشۂ معنوی حاصل کیجئے۔

(اقتباس از پیام بہ حجاج کرام)۱۹۹٤/٥/۱٥

اولاد آدم ایک جسم کے مختلف اعضائیں

خداوند عالم سے امت اسلامیہ کی بڑی بڑی پریشانیوں کے خاتمہ کیلئے دعا کیجئے اور بار بار اپنی اس خواہش کو اپنی دعا و مناجات کا اٹوٹ حصہ بنا لیجئے۔

(اقتباس از حجاج بیت‌اللہ الحرام کے نام پیغام) ۱۹۹٤/٥/١٥

طہارت اور پاکیزگی کے ساتھ دیار محبوب کی طرف آہستہ قدم بڑھاؤ

جب انسـان فریضہ الہی کے قیام کے مرکز یعنی حج بیت اللہ کـی طرف مائل ہـو جاتے ہیں تو پھر وہ مادی زندگی کی سرحدوں سـے باہر نکل کر پوری طرح معنوی فضا میں داخل ہو جاتے ہیں. اس معنوی اور روحانی ماحول میں انسـان حقیقی طور پر طہارت اور پاکیزگی میں سرگرم اور راہ حق کی طرف واپس آ جاتا ہے. حقیقت ہے کہ اگر انسان اپنی پوری زندگی میں صرف ایک بار ایسی حقیقی طہارت و پاکیزگی کا اہتمام کر لے تو اسـکے لئے کافی ہے. شـاید اسی وجہ سے حج کو صرف ایک بار واجب قرار دیا گیا ہے. واضح ہے کی انسان کو حاجتوں اور ضرورتوں کی بنیاد پر واجبات کا ---- کیا گیا ہے.

منتظمین حج سے خطاب (۱۹۹۵/٤/۵)

اے دنیا مجھے چھوڑ دے

اگر ہم نے اپنی آنکھوں سے اس حقیقت کو دیکھ لیا کہ حج نے مادی پہلووں کے غلبہ اور ظاہرداری و دکھاوے کی وجہ سے معنویت و روحانیت سے دوری و علیحدگی اختیار کر لی ہے اور سفر حج کے دوران ہم لوگوں نے جو راہ و روش اختیار کی ہے یا ہمارے اوپر مسلّط کر دی گئی ہیں انسے معنویت کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو ہمیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ ہم فلسفہ حقیقی حج سے بہت دور ہو گئے ہیں. جو لوگ سفر حج کے زمانہ میں اپنا زیادہ وقت ایسے کاموں میں لگا دیتے ہیں جنکا معنویت سے کوئی سرو کار نہیں ہوتا یعنی وہ خداوند عالم سے دوری اختیار کرے ہوئے مادیات کے دریا میں غرق ہو جاتے ہیں وہ در حقیقت اپنی نادانستگی کی وجہ سے اس سرمایہ کو جو خداوند عالم کی جانب سے حج بیت اللہ کے دوران عطا کیا گیا ہے، کم کر دیتے ہیں. وہ اپنی نادانی کی وجہ سے یہ تصور کرتے ہیں کہ حج میں انہون نے کچھ حاصل کر لیا ہے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ وہ اپنا کچھ سرمایہ گنوا دیتے ہیں اور مادیات میں ڈوب جانے کی وجہ سے معنوی هدیه اور روحانی تحفہ کو ناقص کر دیتے ہیں.

منتظمین حج سے خطاب (۱۹۹۵/٤/۵)

قدرت خداوندی کی نمائش

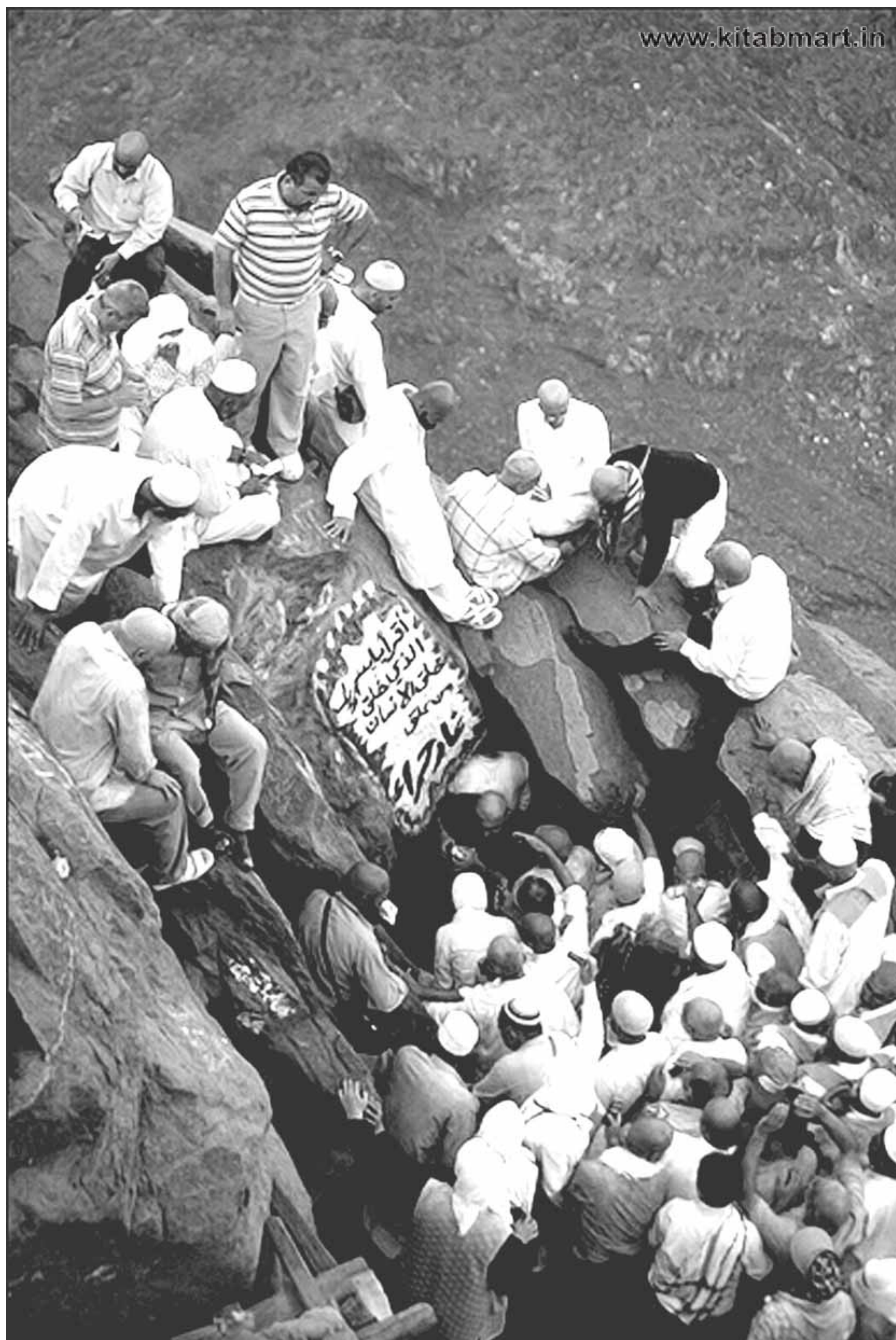
کون ہے جو حج میں توحید یعنی آداب و رسوم معنویت اور وحدت مسلمین کا جلوہ دیکھے اور یہ نہ سمجھے کہ اس عظیم اجتماع کا مقصد کفر پر توحید اور اسلام کا غلبہ ظاہر کرنا ہے۔

(اقتباس از منتظمین حج سے ملاقات و گفتگو)۱۹۹۵/٤/۵

ظاہری و باطنی طہارت و پاکیز گی

جیسے بہار کا موسم طرح طرح کی خوشیوں اور رعنائیوں کے ساتھ ہمیشہ اپنے مقرر وقت پر آجاتا ہے بالکل اسی طرح حج کا زمانہ بھی ، جو روح و قلب کیلئے نوبہار ہے اور ہر مسلمان کے دل میں توحیدی زندگی کی روح کے ظہور کی فصل بھی ہے، وعدہ الٰہی کے مطابق ہر سال اپنے مقررہ وقت پر دو بارہ آجاتا ہے تاکہ مبارک سرچشمہ کی طرح پورے عالم اسلام پر پاکیزہ اسلامی زندگی کے قطروں کو چھڑک دے اور جن لوگوں کو اس سرچشمہ تک رسائی حاصل کرنے کی توفیق حاصل ہو گئی ہے انہیں گرد و غبار سے، گناہ و کدورت سے شرک و مادہ گرائی اور پستی و بد کرداری کی رغبت سے پوری طرح پاک و پاکیزہ بنادے اور اگر ان لوگوں کے درمیان صاحبان توجہ اور اہل تذکّر افراد بھی موجود ہوں تو انہیں زندگی بھر کی صلاح و فلاح کی پونجی جمع کردے۔

(اقتباس از حجاج بیت‌الله الحرام کے نام پیغام)۱۹۹۵/۵/٤


أقرا باسم ربك
الذي خلق
خلق الانسان
من علق
غار حراء

نیک خیال اور نیک کردار

حج بذات خود دو بنیادی عنصر کا حامل ہے ۔ فکر و عمل میں خدا کا تقرب اور جسم و روح کے ساتھ شیطان و طاغوت سے اجتناب۔ حج کے جملہ اعمال میں ان دونوں عناصر کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور اس مقصد تک رسائی حاصل کرنے کیلئے لازمی وسائل و امکانات فراہم کئے گئے ہیں۔

(اقتباس از حجاج بیت اللہ الحرام کے نام پیغام)١٩٩٥/٥/٤

فکر الٰہی و طہارت قلبی

حــج کے محشر عظیم میں جمع ہونے والے تمام مســلمان بھائیوں اور بہنوں ســے نہایت مخلصانہ اور عاجزانہ انداز میں یہ ســفارش کرتا ہوں کہ حج کے سلســلے میں غور و فکر کریں اور ان دو بنیادی باتوں کا خاص خیال رکھیں یعنی دل کو خداوند عالم کے سپرد کرنا اور خود کو ذات مقدس الٰہی کے نزدیک رکھنــا ایک طرف فکــر و عمل کے میدان میں خالص و حقیقی عبودیت و بندگی ســے کام لینا اور دوسری طرف شیطانوں اور سمت و راہ خداوندی کے دشمنوں اجتناب و پرہیز اختیار کئے رہنا۔ اور تقوی و پرہیز گاری سے اپنی روح کو مسلح کئے ہوئے، اپنے قلب کو ذات خداوندی پر مکمل اعتماد و بھروســہ ســے مملو سرشــار رکھتے ہوئے اور امت اسلامیہ کے درخشاں مستقبل کی امید اور اسلامی مقاصد کی پیروی کیلئے اٹل فیصلے کے ساتھ اپنے وطن واپس تشریف لے جائیں اور اس ارادہ پر قائم رہیں کہ مســلمان معاشروں پر اســلامی احکام و قوانین اور فرہنگ و ثقافت کی حاکمیت و بالا دستی قائم کرنی ہے۔

(اقتباس از حجاج بیت‌اللہ الحرام کے نام پیغام)١٩٩٥/٥/٤

حج ، عطیۂ لازوال الٰہی

حج وہ عطیہ لازوال الٰہی اور وہ ہمیشہ جاری دریا ہے جس میں مسلمان قیامت تک اپنے رنج و غم کے گرد و غبار اور اپنی ہر طرح کی آلودگی و بیماری کو پاک کر سکتے ہیں۔ فقط اتنا ہی نہیں بلکہ اس ابدی ذخیرہ کی مدد سے ان دونوں نقصانات سے ہمیشہ کیلئے نجات حاصل کرلیں۔

(اقتباس از عظیم حج کانگریس سے خطاب)١٩٩٦/٤/٢٣

حج دوطرفہ خصوصیات کا حامل ہے

حج میں مسلمانوں کیلئے دنیا بھی ہے اور آخرت بھی۔ انفرادی تربیت و پاکیزگی نفس کا اہتمام بھی ہے اور سماجی و سیاسی تربیت کا بھی۔ اس کے علاوہ اس میں اخوت و بھائی چارگی ہے، وحدت و یگانگی و یکسانیت کا احساس ہے، نظم و تربیت ہے۔ غیر مسلموں کے سامنے اسلام کی عظمت کا مظاہرہ اور اسلامی عظمت کے مشاہدہ کے ذریعہ مسلمانوں کی حوصلہ افزائی بھی ہے۔ آخر میں کہ کہا جا سکتا ہے کہ حج مختلف شعبوں میں لوگوں کے خیال اور دلوں کو متحد کرنے والا عظیم اجتماع ہے۔

(اقتباس از منتظمین حج سے خطاب)١٩٩٧/٣/٦

اے بندہ نواز ! تیرا شکر کیسے کروں؟!

نعمت کا شکر صرف زبان سے یا زبان و دل سے نہیں ادا کیا جا سکتا ہے بلکہ عمل کے ذریعہ بھی شکر ادا کیا جانا چاہیے شاکرانہ عمل یہ ہے کہ انسان خداوند عالم کی نعمت کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے جیسا کہ اس نے ارادہ کیا اور ارشاد فرمایا ہے۔ اگر اس نعمت کے ساتھ ارادہ الٰہی کے مطابق عمل کیا گیا تو اس کو بقا حاصل ہوجاتی ہے ورنہ نعمت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ یا وہ نعمت یونہی پڑی رہ جاتی ہے یا زائل و نابود ہوجاتی ہے۔

(اقتباس از منتظمین حج سے خطاب)۱۹۹۷/۳/٦

وقت کو غنیمت جانو

پــوری دنیا کے تمــام برادران و خواہران عزیز! حج کی مدّت اور میعاد کو غنیمت جانئــے اور باہمی الفت اور موحبّت کو زیادہ ســے زیادہ مســتحکم کیجئے اور ایک دوسرے کے حالات سے آگاہ رہئےاور ایک دوسرے کے تجربوں سے بھرپور فایدہ حاصل کیجئے اور ملّت عظیم ایران و اســلامی جمہوریت کی ثابت قدمی کا راز اپنے ایرانی بھائیوں سے معلوم کیجئے.

اقتباس از پیغام حج (۱۹۹۷/٤/۱۰)

حج، ایک ہمہ جہتی جہاد

ایک پر راز و رمز آئین میں، شان و شوکت اور حیرت انگیزی کی آمیزش میں، اقتدار و فروتنی میں اور اندرونی اور بیرونی حرکت و تلاش میں حج مرد مسلمان کے عالمی و نفسانی جہاد و جد وجہد کی ایک علامت ہے جو حیات طیبہ کو عملی بنانے کی راہ میں انسان کی نگاہوں کے سامنے ایک عملی نمونہ پیش کر دیتا ہے اور حاجی کو عظیم فرائض کی عملی تربیت کے لئے آمادہ کر دیتا ہے۔

(اقتباس از حجاج بیت‌اللہ کے نام پیغام)۱۹۹۹/۳/۱۹

میرے مالک ! اگر تو دوست تو مجھے دشمن کی کوئی پرواہ نہیں۔

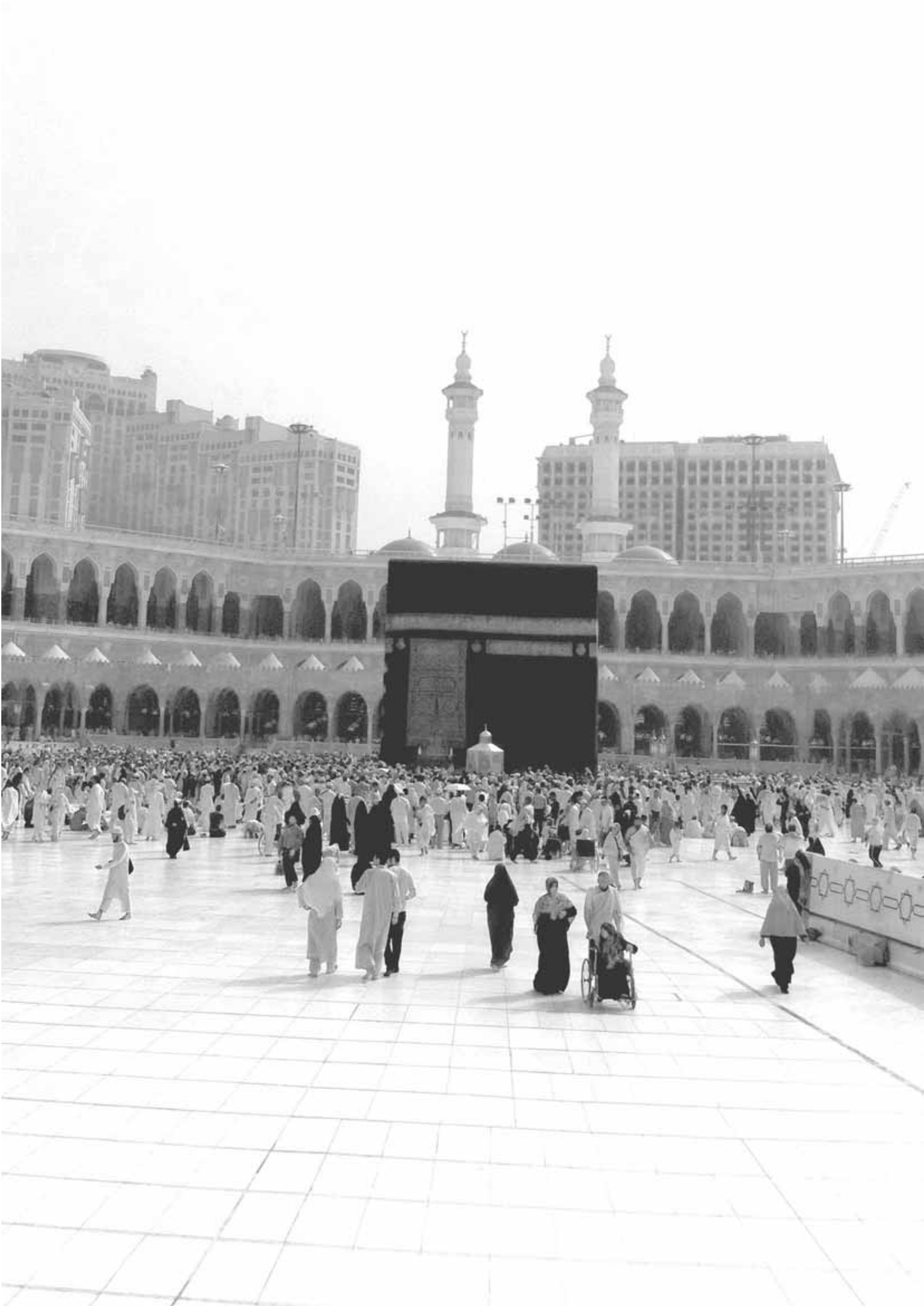
حج ایک طرف معنویت کا مظہر ہے یعنی خدا سے تعلق آیات الٰہی کی مکمل معرفت اور انسان کا سب سے زیادہ اپنے خدا سے قریب ہونا۔ دوسری طرف حج وحدت و اتحاد کا مظہر ہے یعنی امت اسلامیہ کے درمیان مکمل اتحاد قائم کرنا، درمیان میں موجود تمام اختلافات کی دیواروں کو ہٹا دینا اور تعصب و اوہام کیوجہ ہے ۔ دشمن کے ذریعہ ڈالی گئی دراروں کو پر کرنا اور امت واحدہ اسلامی کی تشکیل کی راہ میں آگے قدم بڑھانا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ حج دشمنان خدا سے برأت و بیزاری کا اظہار اور مشرکین و کفر و شرک کے نمائندوں سے بھی دوری و علحدگی کا اعلان ہے۔ جی ہاں! انشاءاللہ اگر حج کے دوران ان تینوں شعبوں میں مکمل کامیابی حاصل ہوجائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حج نے متوقع فائدہ فراہم کر دیا ہے۔ پہلی منزل میں آپ حاجی ہیں اسوجہ سے آپ اس سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں اور دوسرے مرحلہ میں دنیای اسلام، اسلامی معاشرہ اور امت اسلامیہ بھی اس فائدہ حاصل کر رہی ہے۔

(اقتباس از منتظمین حج سے خطاب)۲۰۰۰/۲/۱۵

ایمان کا عظیم سمندر

آج کعبہ ، عالم اسلام کا روحانی مرکز اور ہر سال منعقد ہونے والے امت اسلامیہ عالم کے عظیم اجتماع کی جگہ ہے۔ یہ امید و عشق کا ابلتا ہوا چشمہ، عظمــت و اعتماد کا امنڈتــا ہوا دریا اور دنیا کی مختلف النوع قوموں اور ملتوں کے دریاؤں کا ســنگم ہے ۔ بنیاد رکھنے والوں کے خلوص اور ســمیع و علیم خدا کی قبولیت کہ اس تخم کو ایســے پر ثمر اور ســایہ دار درخت میں تبدیل کر دیا ہے۔

(اقتباس از حجاج بیت‌الله الحرام کے نام پیغام)۲۰۰۰/۳/۱۳



وحدت اسلامی کی عظمت

عالم اسلام کے بھی کسی گوشہ میں زندگی بسر کرنے والے ہر مسلمان کو حج کے موسم میں ایک بار پھر اس حقیقت سے بخوبی واقف اور اس کی طرف ہمہ تن متوجہ رہنا چاہیے کہ اسلامی ممالک کی بھر پور کامیابی و حقیقی سر بلندی و خوشحالی فقط انہیں دو چیزوں کے سایہ میں حاصل ہوگی۔ ایک تمام انفرادی، سماجی اور سیاسی پہلوؤں کے ساتھ توحید اور دوسرے موجودہ زمانہ میں درست مفہوم اور عملی رنگ و روپ کے ساتھ وحدت و اتحاد۔

(اقتباس از حجاج بیت‌الله الحرام کے نام پیغام)۲۰۰۱/۳/۲

با مقصد تحریک

حج امت اسلامیہ کا مظہر و جلوہ اور اس امت عظمہ کی سعادت کی ضمانت کیلئے لازمی راہ و روش اور طور و طریقہ کو سکھانے والاہے۔ حج کو ایک مخصوص و معین سمت کی جانب ایک آگاہانہ اور با مقصد تحریک کے نام سے یاد کیا جا سکتا ہے۔ یاد خدا اور بندگان خدا کے ساتھ ہمدلی و محبت کو اس تحریک کے لازمی عنصر کی حیثیت حاصل ہے اور اس کا مقصد انسان کی سعادتمندانہ زندگی کے لئے ایک مستحکم و معنوی محاذ و مرکز کی تشکیل ہے۔[جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدِ] یعنی خداوند عالم[۷]۔

(اقتباس از حجاج بیت اللہ الحرام کے نام پیغام)۲۰۰۳/۲/۷

---

۷ سورۂ مائدہ آیت ۹۷

حج کا راز و رمز

حقیقت یہ ہے کہ حج ایک واجب اسـتثنائی اور عجیب و پُر راز و رمز مراسـم کا حامل ہے۔ اگرچہ حج کے بارے میں بہت کچھ لکھا اور کہا جا چکا ہے اور نہایت عمـدہ اور دلکش مطالب پیش کئے جا چکے ہیں لیکن مسـئلہ حج کے سلسلے میں اب تک ہملوگوں نے جو کچھ سمجھا ہے یہ اس سے کہیں زیـادہ گہری چیز ہے۔ حـج ایک خالص و عمیق عبادتـی تحریک ہے جس میں اجتماعی حالت میں خضوع و خشـوع، ذکر، عبادت، تضرع و توسـل کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ان دو صفات کی باہم موجودگی کیوجہ سے اس کی اہمیت و معنویت میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔

(اقتباس از منتظمین حج سے خطاب)۲۰۰۳/۱/۱۵

تفرقہ و اختلاف سے پرہیز

اگرچہ مذہب اسـلام میں نماز جماعت، نماز جمعہ اور نماز عید جیسی اجتماعی عبادتیں موجود ہیں لیکن ذکر و توحید کو مزکزیت دینے اور عالم اسلام کے ہر گوشـہ سـے تمام مسـلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کرنے کیوجہ سے اس عظیم الشـان اجتماع کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ زباب و بیان، لب و لہجہ، عادات و اطوار، سیرت و سلیقہ اور رنگ و نسل و قومیت میں موجود اختلافات کے باوجود حج کی خواہش رکھنے والے تمام مسلمانوں پر یہ فریضہ عائد کیا گیا ہے کہ وہ سب ایک جگہ پر جمع ہو جائیں اور سب لوگ مل کر مخصوص اعمال انجام دیں اور یہ اعمال بھی فقط عبادت و تضرع اور ذکر و توجہ پر مبنی ہیں۔ یہ انتہائی معنی خیز بات ہے۔ اس سـے یہ پتہ چلتا ہے کہ اسـلامی نقطۂ نگاہ سے دلوں کا اتحاد فقط میدان سیاست اور میدان جہاد کیلئے ہی مخصوص نہیں ہـے بلکہ خانۂ خدا کی طرف جانـے اور اعمال حج کے بجالانے میں بھی باہمی قربت و ہمبستگی کو غیر معمولی اہمیت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔

(اقتباس از منتظمین حج سے خطاب)۲۰۰۳/۱/۱۵

جی ہاں ! اتفاق و اتحاد سے دنیا فتح کی جاسکتی ہے۔

قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ [وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا[۸]] واضح رہے کہ خدا کی رسّی کو فقط مضبوطی سے پکڑ ے رہنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے بلکہ اس آیۂ کریمہ میں لفظ جمیعاً کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سب لوگ مل کر اﷲ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ باہمی اتحاد کے ساتھ اطمینان بخش حد تک تعلیم و تربیت اور ہدایت الٰہی سے ہمہ تن وابستہ رہو۔ باہم متحد رہنا بڑی اہم بات ہے۔ دل و جان میں گہرا باہمی اتحاد ہو۔ تن بدن اور فکر و خیال کے درمیان باہمی اتحاد ہو۔ خانۂ کعبہ کے ارد گرد سب لوگوں کا ایک ساتھ در حقیقت گہرے اتحاد کا غمّاز ہے۔ ایک مرکز کے چاروں طرف دائرہ کی شکل میں سب لوگوں کا ایک ساتھ چلنا درحقیقت مرکز توحید کے ارد گرد مسلمانوں کی گردش کی علامت ہے۔ مراسم حج کے دوران ہم لوگوں کو تمام اعمال و اقدام اور ہمّت و حوصلہ کو وحدانیت الٰہی کے ارد گرد متمکن رکھنا چاہیے اور رب کریم کی مقدس ذات کی طرف متوجہ رہنا چاہیے اور اس درس کا تعلق ہم لوگوں کی پوری زندگی سے ہے۔

(اقتباس از منتظمین حج سے خطاب)۲۰۰۳/۱/۱۵

---

۸ سورہ آل عمران آیة ۱۰۳

حج میں دائمی فریضہ

یہ اوقات و ایّام اور عصر و زمانہ بہت متبرک ہے اور یہ مکان بھی مقدس ہے اور یہ زمانہ بھی مقدس ہے اور لائق احترام مہینوں کے درمیان اس کو بڑی عظمت و بلندی حاصل ہے اور محل ومکان کے اعتبار سے بھی متبرک مقامات کے درمیان اس جگہ کو بڑی فضیلت حاصل رہی ہے کیونکہ یہ اللہ کا گھر، توحید کا مرکز اور شب و روز ہی نہیں بلکہ ہر لمحہ یہ دنیا بھر کے مسلمانوں کی فکر و توجہ کا حامل ہے۔ پس فریضۂ حج ادا کرنے والے ہر حاجی کا فریضہ ہے کہ خدا سے اپنے تعلقات کو مضبوط و مستحکم رکھے، قرآن کریم سے لگاؤ پیدا کرے اور بارگاہ عالیہ خداوندی میں گریہ و زاری، ذکر و التماس اور حضور و موجودگی کو اپنا دائمی فریضہ تسلیم کرے۔

(اقتباس از منتظمین حج سے گفتگو)۲۰۰۳/۱/۱۵

حج میں حقیقی تجارت

انسـان کبھی یہ دیکھ کر افسردہ و متاسـف ہو جاتا ہے کہ بعض لوگ مکّہ جاتے ہیں اور وہاں سـاز و سـامان کی خریدراری میں لگ جاتے ہیـں جبکہ یہ سـامان دنیا میں ہر جگہ ملتا ہے۔یہ لوگ مـال و دولت اور اپنی زندگی کا قیمتی وقت مختلف بازاروں میں گھومنے میں خرچ کر دیتے ہیں تاکہ اپنا مطلوبہ سامان خرید سکیں۔ یہ زندگی میں کام آنے والےایسے ساز و سامان ہیں دنیا میں ہر جگہ دسـتیاب ہیں۔ اس مقدس سرزمین پر ایسـا سـاز و سامان بھی موجود ہے دنیا کے کسی دوسرے علاقے میں دستیاب نہیں ہیں۔ یہ ساز و سامان رضا و خوشنودی الہی اور زیارت خانۂ خدا، پیغمبر اکرم کے قبر مطّہر کی زیارت جو دنیا کے کسـی دوسرے علاقـے میں نصیب ہونے والی نہیں ہے۔ پس مبارک موقع سے سب لوگوں کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔

(اقتباس از منتظمین حج سے خطاب)۲۰۰۳/۱/۱۵

حج اسلامی سماج کا نمونہ

حج امت اســلامیہ کی علامت اور اس راہ و روش کو سکھانے والا عمل ہے جس کے ذریعہ امت اســلامیہ عالم سعادت حاصل کر سکتی ہے حج کو ایک مخصوص مقصد کی طرف تمام لوگوں کی رنگا رنگ، آگاہانہ اور با مقصد تحریک کا نام دیا جا سکتا ہے۔ یاد الٰہی اور بندگان خدا کے ساتھ ہم آہنگی و ہمدلی اس تحریک کے لازمی عناصر ہیں اور اس کا مقصد انسان کی سعادت مندانہ زندگی کے لئے ایک مستحکم معنوی و روحانی محاذ کی تشکیل ہے۔

(اقتباس از حجاج بیت اللہ الحرام کے نام پیغام)۲۰۰۳/۲/۷

قطرہ دریا ہے اگر دریا کے ساتھ ہے

دنیا کے ہرگوشـہ سے اور سـماج کے ہر طبقہ سے تمام مسلمان اقوام کچـھ دنوں کیلئـے اس خانۂ خدا میـں جمع ہوجاتی ہیں جو مذہب اسـلام اور پیغمبر اسلام کی ولادت گاہ بھی ہے۔ اس موقع پر یہ لوگ حج کے پر اسرار مراسم انجام دیتے ہیں ان عظیم الشان اور پر معنی شعائر خداوندی کے دوران خدا وند عالم اور بندگان کے سـاتھ قلبی لگاؤ اور تعلق میں غیر معمولی استحکام پیدا ہو جاتا ہے اور سـب لوگ توحیدی محور و مرکز پر گامزن، مجموعی سـعی و تلاش میـں ہمہ تن سرگرم، رمی جمران اور مشرکین سـے برأت و بیزاری کے سـاتھ ہی ساتھ سب لوگ ایک ساتھ ذکر الہی اور بارگاہ عالیہ خداوندی میں نہایت خضوع و خشوع اور عاجزی و انکساری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ سب لوگ پرچم اسلام کے سـایہ میں غیر معمولی عزت و افتخار محسـوس کرتے ہیں اور مسلمان اقوام کو ایـک مـاڈل اور نمونہ کی طرح لازمی تربیت فراہم کـی جاتی ہے۔ اپنے بھائیوں کے سـاتھ مہربانی اور صلح آمیز زندگی بسر کرنے کی ہدایت دی جاتی ہے اور دشـمنوں کے خلاف شدت اور سختی سـے پیش آنے کا عملی درس دیا جاتا ہے صرف اتنا ہی نہیں بلکہ مراسم حج کے دوران خود پرستی خود خواہی کے بھنور سے نجات حاصل کرتے ہوئے مرد مسلمان کو مناسک حج کے قالب میں عزّت و عظمت الہی کے دریا سے مل جانے کا عملی موقع فراہم ہو جاتا ہے۔



(اقتباس از حجاج بیت اللہ الحرام کے نام پیغام)۲۰۰۳/۲/۷

آئینہ کو چمکدار بنائے رکھو

حج اس وجہ سے غیر معمولی اور بے مثال ہے کہ اس میں لوگوں کے قلب و جان کو صیقل مل جاتی ہے یعنی حجاج کرام کو مراسم حج کے دوران روحانی اور قلبی چمک حاصل ہوجاتی ہے اور اپنی ہمت و ظرفیت کے مطابق ہر حاجی اس باران رحمت سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ پس مختلف النوع ملّتوں، نسلوں، ملکوں اور ثقافتوں سے تشکیل شدہ عظیم الشان امت اسلامیہ عالم کی شخصیت بھی زیادہ سے زیادہ اتحاد و ہمبستگی، شجاعت و بلند حوصلگی اور بیداری و خود آگاہی سے مالا مال ہو سکتی ہے اور آج یہ عالم اسلام کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

(اقتباس از حجاج بیت اللہ الحرام کے نام پیغام)۲۰۰٤/۱/۲۸

حج خود یابی کا اہم موقع

حـج کو موقع مثالی اور غیر معمولی ہے اور حج کے دوران جملہ عبادات انسان کو خود یابی کا بہترین موقع فراہم کرتی ہیں۔ لوگ اپنی غفلت و نادانی کیوجہ سے اس خداوند عالم سے غفلت اختیار کر لیتے ہیں جو روح کائنات اور حقیقت ہستی ہے اور اس غفلت کے نتیجے میں وہ اپنی ذات، اپنے قلب اور اپنی حقیقت سے بھی غافل ہو جاتے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے ۔ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ[۹]- یعنی ان لوگوں نـــے خداوند عالم کو فراموش کر دیا چنانچہ خداوند عالم نے بھی انہیں [[خود فراموشی]]میں گرفتار کر دیا۔ آج بشریت کا سب سے بڑا المیہ یہی ہے۔ لوگ خداوند متعال سے غفلت کیوجہ سے اپنے آپ سے بھی غافل ہوگئے ہیں۔ انسان کی ضرورتیں، انسان کی حقیقت اور انسان کی خلقت کے اغراض و مقاصد دنیا کے مادی جھمیلوں کے درمیان پوری طرح فراموش ہو چکے ہیں۔ خداوند عالم کی طرف توجہ کے سایہ میں جو چیز اپنی ذات کی طرف، اپنی حقیقت کی طرف اپنی ضرورت اور اپنے دل کی طرف متوجہ کرتی ہے وہ دعا، عبادت اور بار گاہ عالیہ خداوندی میں گریہ و زاری ہے اور حج کو جملہ عبادتوں پر فضلیت و برتری حاصل ہے۔ کیونکہ وقت، جگہ اور طولانی نقل و حرکت کے لحاظ سے دوران حج حاجی کو جو مواقع فراہم کئے گئے ہیں ان کی وجہ سے حج کو ایک غیر معمولی اور مثالی عبادت کی حیثیت حاصل ہوجاتی ہے۔ پس واضح رہے کہ شہر مکہ اور مراسم حج دونوں ہی انسان کی سلامتی کا اہم وسیلہ ہیں۔ حج کے عجیب و عظیم مراسم کے دوران حاجی خضوع و خشوع، توجہ گریہ اور یاد الٰہی میں غرق ہو جانے کیوجہ سے حاجی کو خصوصی سکون و سلامتی محسوس ہونے لگتی ہے اور یہ انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ مادی طاقتوں اور مادی خیالوں نے انسان کے دل و دماغ میں ایک جہنّم بنا دیا ہے لیکن انسان حج کے سایہ میں پناہ حاصل کرتے ہوئے دوران حج سرزمین مکہ میں اپنے لئے بہشت جیسا سکون، اطمینان خلق کر سکتا ہے۔

(اقتباس از : منتظمین حج سے گفتگو)۲۰۰٤/۱۲/۲۰

---

۹ سورۂ حشر آیۃ : ۱۹

دشمنی کے پودے کو اکھاڑ ڈالو

وہ لوگ کتنے غافل ہیں جو مراسم حج، ایام حج اور مناسک کو دنیوی مسائل و معاملے کی طرف توجہ کیوجہ سے کم رنگ اور کم اہمیت بنا دیتے ہیں حج خصوصی توجہ، بارگاہ عالیہ خداوندی میں حاضری اور لازمی آداب کے ساتھ انجام دینا چاہیے۔ حج کی حقیقی شکل و صورت کی تشکیل کرنے ولاے اعمال و مناسک کے علاوہ حج کا ایک ادب بھی ہے جو حج کی روح ہے۔ بعض لوگ اس کے ظاہری خد و خال کو نگاہ میں رکھتے ہوئے حج انجام دیتے ہیں لیکن وہ حج کی روح و حقیقت سے غافل رہتے ہیں۔ حج کا ادب، دراصل خضوع و ذکر و توجہ ہے۔ حج کا ادب تمام مراحل میں خود کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر و موجود محسوس کرنا ہے۔ حج کا ادب امن الہی کے سایہ میں پناہ حاصل کر دیتا ہے جو پروردگار کی مقدس بارگاہ سے توسل کیوجہ سے ہم لوگوں کیلئے فراہم کیا گیا ہے۔ اس بہشت کی مکمل شناخت حاصل کی جانی چاہیے اور اس کے تمام پہلووں پر غور و فکر اور ان کا مکمل ادراک ضروری ہے۔ حج کا ادب باہمی سلامتی اور آپسی میل جول ہے۔ حج میں مومنین کے ساتھ شدت و سختی سے پیش آنا، بھائیوں کے سات جھگڑا فساد کرنا اور فسق و فجور اور بیہودہ بحث و مباحثہ کرنا ممنوع ہے۔ حج کا مطلب حقیقت کے دریا میں غرق ہو جانا اور اس سے زندگی بھر کے لئے فائدہ حاصل کرنا ہے حج کا ادب برادری اور آپسی محبت اور باہمی اتحاد کی تخلیق ہے مختلف اسلامی اقوام اور شعبوں کے درمیان وحدت و اتحاد قائم کرنے کا بہترین موقع صرف حج میں ہی حاصل ہوتا ہے۔دنیا کے گوشہ گوشہ سے یہ تمام لوگ خانۂ کعبہ کے عشق میں مرقد پیغمبر کے عشق میں، ذکر الہی کے عشق میں اور سعی و طواف کے عشق میں اس مقدس مقام پر جمع ہوتے ہیں اور اخوت و برادری کا یہ موقع غنیمت ہے۔

(اقتباس از مراسم حج کے ذمہ داروں سے خطاب)۲۰۰٤/۱۲/۲۰

دنیا کی رعنائیوں سے ہوشیار

حــج کے دوران سرزد ہونے والــی احتمالی غفلتوں میں ایک یہ ہے کہ لوگ نماز جماعت میں شرکت، مســتحبی طواف اور عظمت اســلام وحی و بعثت کے زمانہ کی غیر معمولی یادوں سے مالا مال مدجد الحرام اور مسجد النبی کی معطّر فضا میں قیام کے بجائے بازاروں اور ان میں موجود بڑی بڑی دوکانوں میں چلے جائیں اور بیہودہ و بی ارزش سامان کی خریداری کے ذریعہ ان حکومتوں کا جیب بھر دین جن کا اسلام اور مسلمانوں کے مفاد و منافع سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ اپنی اس حرکت کے ذریعہ ایرانی قومی سرمایہ سے سرمایہ داروں اور ان کے کاریگروں کا جیب بھر دیں اور بازار گردی و دوکان گردی کو نماز جماعت پر فضلیت و ترجیح دیں۔ انســان اس خبر کو ســنتے ہی افسردہ و افســوس زدہ ہوجاتا ہے کہ جس وقت تمام حجاج کرام مســجد الحرام یا مسجد النبی میں نماز جماعــت میں مشــغول ہوتے ہیں یا جماعت میں شرکــت کیلئے دوڑتے نظر آتے ہیں اس وقت مٹھی بھر ایرانی حاجی خواہ مرد یا عورت ۔ ہاتھ میں یا کندھے پر جھولا لئے ہوئے ایسی چیزوں کی خریداری میں لگے ہوئے تھے جو خود ان کے شہروں میں کبھی کبھی وہاں سے کم قیمت پر بھی دستیاب ہوتی ہیں۔

(اقتباس از منتظمین حج سے ملاقات و گفتگو)۲۰۰٤/۱۲/۲۰

تحفۂ حقیقی

تحفہ و سوغات اس معنویت کا نام ہے جو آپ بذات خود ذخیرہ کرتے ہیں۔ یہ وہ اخلاق اور جذبہ ہے جو آپ اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جو لوگ حج سے واپس آتے ہیں ان کا چہرہ، کردار و انداز بیان اور ان کا ظاہر و باطن ہر ملنے والے انسان کو نصیحت و موعظہ کرتا ہوا نظر آتا ہے اور ملنے والا ہر شخص ان سے متاثر ہو جاتا ہے۔ یقیناً یہ ایک اچھی بات اور حقیقی سوغات بھی ہے۔

(اقتباس از منتظمین حج سے ملاقات و گفتگو)۲۰۰٤/۱۲/۲۰

آ ! تیرے معشوق کی باہیں کھلی ہوئی ہیں

دعوت الہی کو قبول کرنے والے دوبارہ لبیک کہتے ہوئے اپنے محبوب کے گھر پہنچ گئے ہیں۔ حج کا زمانہ آگیا ہے اور صفا و معنویت کے عاشقوں کے سامنے شوق و نیاز کا میدان کھول دیا گیا ہے۔ دیکھئے خدا کا گھر اور مومنین کا قبلہ آپکی نگاہوں کے سامنے ہے۔ ذکر و معرفت خداوندی کے چشمہ کے ابلنے کیلئے سعی و کوشش کا درس حاصل ہوتا ہے لیجئے ! توحید و وحدت کے پاکیزہ آبشار سے استفادہ و خود سازی کا موقع آگیا ۔احرام باندھتے وقت اپنی زبان پر کو کلمہ لبیک جاری کیا تھا اسے اپنے دل میں بٹھا لیجئے اور دوست و معشوق کے علاقے میں سفر کیلئے آپ نے جو دعوت خداوندی قبول کی ہے، حج کے معنی و مفہوم اور ھدف و مقصد کے بارے میں غور و فکر کرتے ہوئے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیے اور اسے آئندہ کیلئے ذخیرہ کر لیجئے۔

(اقتباس از حجاج کے نام پیغام)۲۰۰۵/۱/۱۸

اے بھائی ! آنکھیں کھول

اگــر حج کا فریضــہ معرفت خداوندی اور ہوشــیاری و مکمل آگہی و بیداری کے ساتھ انجام دیا جائے تو اس سے مسلمان حاجی اور ملت اسلامیہ عالم کــو یقیناً فیض حاصل ہوتا ہــے اور یہ حاجی کو صفا و پاکیزگی اور معنویت کی طرف راغب کر دیتا ہے اور امت اســلامیہ کو اتحاد و عزت و اقتدار ســے نزدیک کر دیتا ہے۔

(اقتباس از حجاج کے نام پیغام)۲۰۰۵/۱/۱۸

بال سے زیادہ باریک ہزاروں مسائل

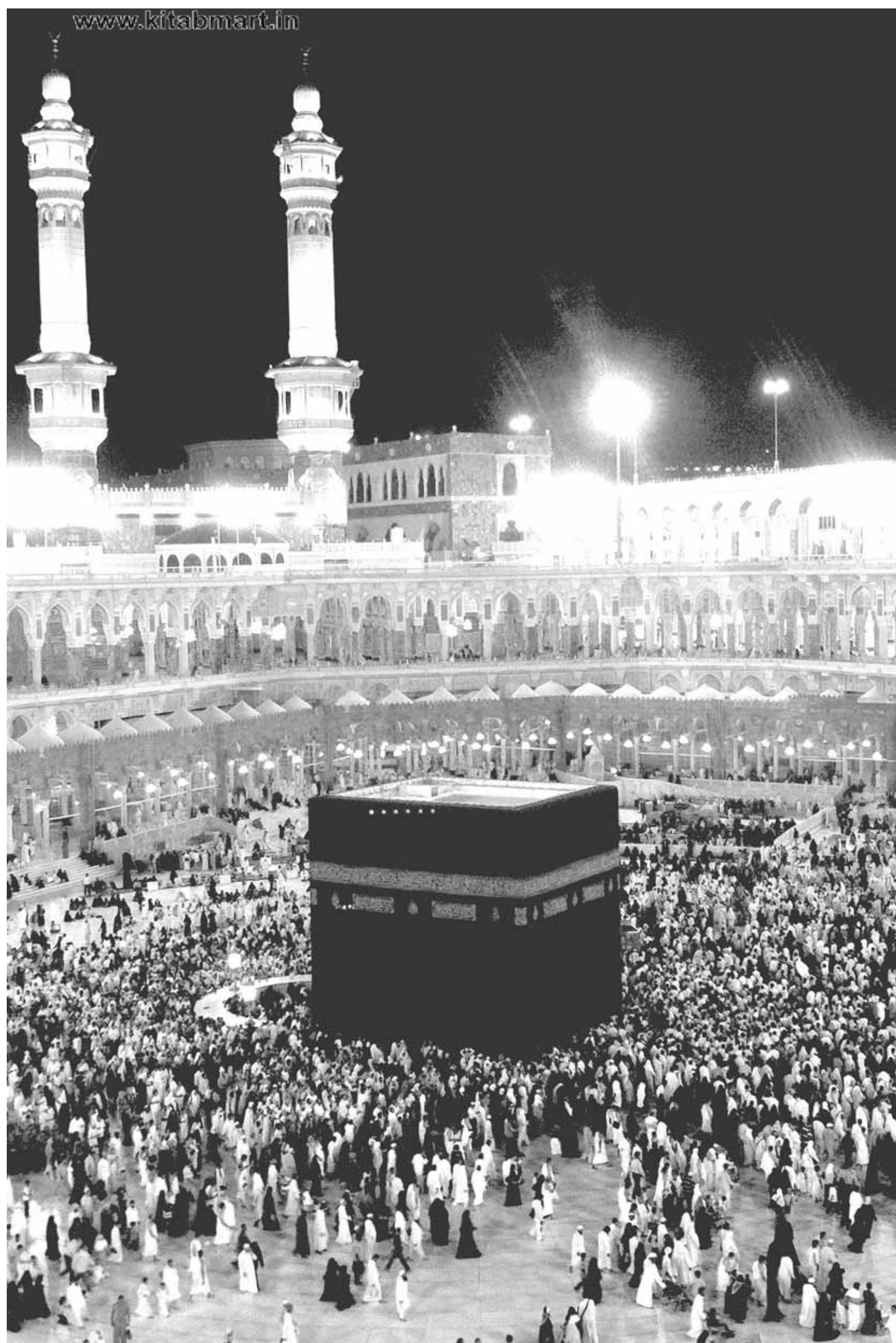
حاجیوں کیلئے پہلا قدم خود سازی ہے۔ احرام و طواف و نماز، مشعر و عرفات و منٰی اور قربانی و رمئی و حَلق غرضکہ حج کے دوران انجام پانے والے جملہ اعمال خداند عالم کے سامنے انسان کی عاجزی و انکساری کی علامت ہے۔ فقــط اتنا ہی نہیں بلکہ ذکر و گریہ و زاری اور تقرب الٰہی کا بہترین موقع ہے۔ ان معنی خیز اور با مقصد مناســک کے سلســلے میں غفلت نہ کرنی چاہیے۔ ان تمام مناســک کے دوران دیار حج کے مســافر کو ہمہ وقت یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ خداوند عالم کے حضور میں ہے۔ اس عظیم بھیڑ میں اســے خود کو اپنے محبوب کے ســاتھ تنہا خیال کرنا چاہیے۔ اســے اپنے محبوب کے ساتھ راز و نیاز کی بات کرنی چاہیے۔ اس کو طلب کرنا چاہیے، اس ســے دل لگانا چاہیے شیطان اور ہوس کو اپنے دل سے باہر نکال دینا چاہیے۔حرص و حسد اور شہوت کو اپنے ســے الگ کر دینا چاہیے، خداوند عالم کا اس کی ہدایت و نعمت کیلئے شــکر ادا کرتــے رہنا چاہیے، دل کو خدا کــی راہ میں مجاھدت کیلئے آمادہ رکھنا چاہیے۔ مومنین کے ســاتھ لطف و مہربانی اور دشــمنوں و حــق کے خلاف جنگ کرنے والوں ســے بیزاری کا ســلوک کرنا چاہیے۔ اپنی اور اردگرد کی دنیا کی اصلاح کا ٹھوس ارادہ رکھنا چاہیے اور اپنے خدا کے ساتھ دنیا و آخرت کی آبادی کا معاہدہ کرنا چاہیے۔

(اقتباس از حج کانگریس سے خطاب)۲۰۰۵/۱/۱۸

حج انسانی و اسلامی اتحاد کا مظہر

حـج بہر حال ایـک اجتماعی تحریک ہے۔ حج کیلئـے دعوت الٰہی کا مقصد یہ ہے کہ مومنین ایک دوسرے سـے قریب رہیں اور مسلمانوں کے پیکر واحد کو اپنی آنکھوں سـے دیکھ لیں۔ حج خداوند عالم سے اجتماعی تقرب اور انسـانوں و جنّاتوں کے درمیان موجود شیطان سے اجتماعی برأت و بیزاری ہے۔ یہ ملت اسـلامیہ کے درمیان اتحاد و ہم بسـتگی کی مشق ہے اور ملت اسلامیہ کو آج کی طرح پہلے کبھی بھی باہمی اتحاد اور ظالمین و مسـتکبرین کے خلاف برأت و بیزاری کے اعلان کی ضرورت نہ تھی۔

(اقتباس از حج کانگریس سے خطاب)۲۰۰۵/۱/۱۸



قرآن پڑھنے سے دیو بھی بھاگتا ہے

آج عالم اسلام کو پہلے سے کہیں زیادہ اتحاد ہمدلی اور قرآن سے پورے لگاؤ کی ضرورت ہے۔ دوسری طرف ترقی، عزّت اور اقتدار کیلئے آج عالم اسلام کی استعداد و صلاحیت پہلے سے زیادہ نمایاں ہو چکی ہے اور امت اسلامیہ کی عظمت و بزرگی کی بازیابی آج پورے عالم اسلام کے نوجوانوں کا اہم مطالبہ ہے۔ سامراجی اور استکباری طاقتوں کے منافقانہ نعروں میں اب کوئی دم نہیں رہ گیا اور امت اسلامیہ عالم کے سلسلے میں ان کی فاسد نیت آہستہ آہستہ منظر عام پر آگئی ہے یعنی امت اسلامیہ دشمن کی منافقانہ راہ و روش اور ان کے فاسد و مہلک ارادوں سے بخوبی واقف اور پوری طرح باخبر ہے۔

(اقتباس از عظیم حج کانگریس سے خطاب)۲۰۰۵/۱/۱۸

حاجی جی ! اپنے دشمن کو پہچان لیجئے

آج تمام شعبوں اور جملہ فتنوں کے مقابلے میں عملی و حقیقی اخوت و برادری کا دن ہے۔امام زمانہ حضرت مہدی آخر الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی حکومت کی زمین ہموار کرنے کا دن ہے۔ ہر شعبے میں دعوت الہی کو قبول کرنے کا دن ہے۔ آج [إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ [10]] اور [وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا[11]] اور [أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ[12]] جیسی آیات کریمہ کو دوبارہ دھیان سے پڑھنے اور ان کو اپنے دل میں بٹھانے کی ضرورت ہے۔ چاہے وہ نجف و فلوجہ و موصل میں بمباری کا ہو یا بحر ھند میں دریائی زلزلہ کا ہنگام جس میں لاکھوں خاندان تباہی و بربادی کا شکار ہوگئے چاہے وہ افغانستان و عراق پر قبضہ کا معاملہ ہو یا سر زمین فلسطین میں ہر روز رونما ہونے والے خونین حوادث بہر حال ہم لوگوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا ہوگا۔ ہم مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دیتے ہیں لیکن یہ اتحاد عیسائیوں یا دنیا کے دیگر ادیان مذاہب والی قوموں کے خلاف ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ اتحاد حملہ آور و غاصبوں اور جنگ کی آگ بھڑکانے والوں کے خلاف ہے۔ اس کا مقصد اخلاق و معنویت کی تعمیل و ترویج، عقلانیت و عدالت اسلامی کا احیاء، علمی و اقتصادی ترقی اور اسلامی عزت و افتخار کی بازیابی ہے۔ ہم دنیا والوں کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ جب خلفاء راشدین کے زمانہ میں قدس مسلمانوں کے ہاتھ میں تھا، عیسائی اور یہودی لوگ نہایت سکون و اطمینان اور مکمل امن سلامتی کی زندگی بسر کر رہے تھے لیکن آج بیت المقدس اور دیگر مراکز پر صیہونی اور عیسائی صیہونیوں کا قبضہ ہے تو ان لوگوں نے مسلمانوں کا کیسا قتل عام برپا کر رکھا ہے ؟!

(اقتباس از حجاج کے نام پیغام)۲۰۰۵/۱/۱۸

---

۱۰ سورة الحجرات آية : ۱۰

۱۱ سورة النساءآية : ۹٤

۱۲ سورة الفتح آية : ۲۹

یوسف گم گشتہ کی واپسی

میں محترم حاجیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ خضوع و خشوع و ذکر و انابہ، دقت و خصوصی توجہ کے ساتھ تلاوت کلام پاک میں مشغول رہیں۔ نماز جماعت میں شریک اور دیگر ممالک کے حاجیوں کے ساتھ محبت اور خدمت میں لگے رہیں اور بیہودہ کاموں میں اپنا وقت خراب نہ کریں۔ میں بارگاہ خداوندی میں آپ لوگوں سے حضرت بقیۃ اللہ ارواحنا فداہ کے ظہور کیلئے دعا کی درخواست بھی کرتا ہوں تاکہ اس ذخیرہ الہی کے ہاتھ عدل و انصاف پر مبنی عالمی حکومت کی تشکیل عمل میں آجائے۔

(اقتباس از حج کانگریس کے نام پیغام)۲۰۰۵/۱/۱۸

امن و عافیت کی واپسی

حج کے ایّام درحقیقت امید و نوید کے ایام ہیں۔ ایک طرف خانہ توحید کے مسافروں کے درمیان موجود وحدت و اتحاد و ہمبستگی کی شان و شوکت لوگوں کے دلوں میں امید پیدا کرتی ہے اور دوسری طرف ذکر الہی کی برکت سے حاصل ہونے والی روحانی طراوت و تازگی رحمت کے دروازوں کے کھلنے کی خوشخبری دیتی ہے۔

(اقتباس از حجاج بیت اللہ الحرام کے نام پیغام)۲۰۰۶/۱/۹

ایک لمحہ کی غفلت نہ ہو

آدمی زندگی کے مختلف میدانوں میں اپنی غفلت کی قربانی بن جاتا ہے۔ جہاں غفلت ہے وہاں اخلاقی تباہی، فکری انحراف اور روحانی شکست بھی ہے اور یہی وہ نقصانات ہیں جن کی وجہ سے لوگوں کی شخصیت میں صرف اضمحلال و پژمردگی ہی نہیں پیدا کر سکتی بلکہ اقوام کی شکست اور تہذیبوں کے بکھراؤ کا باعث بھی ہو سکتی ہے۔

(اقتباس از حجاج بیت اللہ الحرام کے نام پیغام) ۲۰۰٦/۱/۹

غفلت سے نجات

حج درحقیقت غفلت سے نجات فراہم کرنے والی اسلامی تدبیروں میں سے ایک ہے۔ مراسم حج کی بین الاقوامیت یہ پیغام دیتی ہے کہ امت اسلامیہ اپنی مجموعی شناخت میں بھی ہو مرد مسلمان کو اپنے انفرادی فریضہ کے علاوہ خود کو غفلت سے نجات دلانے کا فریضہ بھی ادا کرنا ہے عبادات اور مناسک حج یہ موقع فراہم کرتے ہیں کہ ہم لوگ لذت پسندی، ہوس طلبی اور عیش کوشی کی غفلت آمیز اسیری و وابستگی کو فوراً ترک کر دیں۔ حج میں احرام و طواف و نماز و سعی اور وقوف ہم لوگوں کو خدا کی یاد سے مالا مال اور حریم امن الہی سے بہت نزدیک کر دیتا ہے اور مجھے خدا سے محبت کی لذت محسوس ہونے لگتی ہے۔

(اقتباس از حجاج بیت اللہ کے نام پیغام)۲۰۰۶/۱/۹

الطاف خداوندی پر اعتماد

برادران و خواہران مسلمان!

خداوند عالم پر توکل، قرآن کے وعدہ حتمی پر مکمل اعتماد اور اسلامی اتحاد کے استحکام کے ذریعہ امت اسلامیہ کے جملہ عظیم مقاصد کی تکمیل کی ضمانت حاصل ہے۔ فریضۂ حج(ذکر اللہ) جیسے غنی اور کار ساز سرمایہ کے ساتھ اور اس کے مناسک میں مسلمانان عالم کا اجتماع اس عظیم و وسیع تحریک کا نقطۂ آغاز ہو سکتا ہے اور اس فریضۂ الہی کے دوران قول و عمل سے کفر و استکبار کے سرداروں سے برأت و بیزاری کو نمونۂ عمل اور اس راہ میں پہلا قدم قرار دیا جا سکتا ہے۔

(اقتباس از حجاج بیت اللہ کے نام پیغام)۲۰۰۶/۱/۹

رحمت خداوندی کا ابلتا ہوا چشمہ

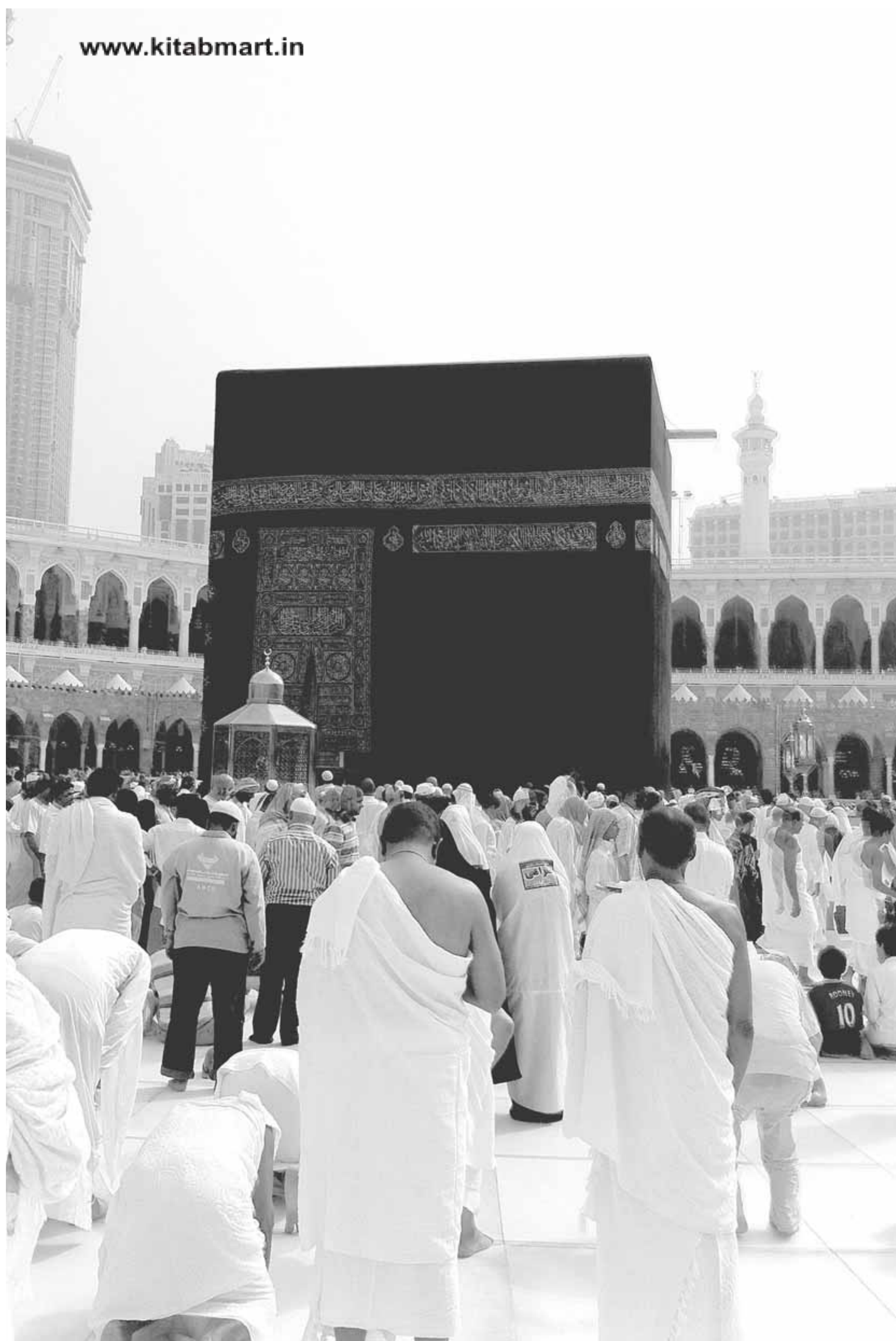
سالہای گذشتہ کی طرح امسال بھی اپنی جملہ معنوی بشارتوں کے ساتھ حج کا موسم آگیا ہے اور عالم اسلام کو گرانقدر موقع فراہم کر دیا ہے اگر چہ دنیا کے مختلف علاقوں سے عشق الہی میں ڈوبے ہوئے لوگ خانۂ کعبہ کی طرف گامزن ہیں لیکن وہ خوش قسمت افراد جن کی آرزو پوری ہوئی ہے وہ ایک بڑی تعداد کا مختصر حصہ ہیں اور یہی اس ہمیشہ ابلتے ہوئے چشمہ کی جاودانگی کی علامت ہے۔

(اقتباس از حجاج بیت اللہ کے نام پیغام) ۲۰۰۶/۱۲/۲۹

ہر جگہ جلوہ الٰہی نمایاں ہے

مادی آلودگیوں سے نجات اور ہر جگہ و ہر کام میں خدا کو دیکھنا چاہے کچھ ہی دنوں کیلئے کیوں نہ ہو آدمی کے لئے ایک عظیم توشہ و سرمایہ ہے۔ حج کے جملہ آداب و مناسک کا مقصد یہ ہے کہ حج کرنے والے کو یہ معنوی تجربہ حاصل ہوجائے اور وہ اس لذّت سے بھی آشنا ہوجائے۔

(اقتباس از حجاج کے نام پیغام)۲۰۰۶/۱۲/۲۹



حج مبارک ہو

یہ دن، یہ راتیں اور یہ گھڑیاں اکسیر کی طرح ہیں ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جنہوں نے خود کو جذبۂ معنویت کے سپرد کر دیا۔ اور انابہ و توبہ کے ذریعہ دل و جان کو نورانیت عطا کردی گناہ شرک کے دھبّوں کو صاف کر لیا۔ ان پاک و پاکیزہ قلوب و صاحبان قلوب پر خدا کا سلام۔

(اقتباس از عظیم حج کانگریس سے خطاب)۲۰۰۷/۱۲/۱۸

پاک لوگوں کا مرتبہ دیکھو

یہ جگہ خالص اور حقیقی توحید کا مرکز ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام نے اپنے پارہ جگر کو قربان گاہ تک عالمی تاریخ کے لا کر تمام موحدین کیلئے توحید کا ایک مظہر پیش کر دیا جو اپنے نفس پر غلبہ حاصل کرتے ہوئے حکم خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتا ہے یہی وہ جگہ ہے جہاں حضرت محمد مصطفی (ص) نے اپنے دور کے مستکبرین اور طاقت و ثروت کے خداؤں کے مقابلے میں پرچم توحید بلند کیا تھا اور خداوند عالم پر مکمل ایمان و مستحکم اعتقاد کے ساتھ طاغوت سے بیزاری کو نجات و رستگاری کی شرط قرار دیا۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى[۱۳]۔ یعنی جو شخص طاغوت، بت یا شیطان کا منکر ہوجائے اور خدا پر ایمان لائے اس نے خدا کی اس رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہے جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔

(اقتباس از عظیم حج کانگریسسے خطاب)۲۰۰۷/۱۲/۱۸

---

۱۳ سورۂ بقرہ آیۃ ۲۵۶

اے بھائی ! ہوش میں آ !

قوم مسلمان کے مختلف شعبوں کے درمیان تفرقہ و لڑائی ایسی خطرناک بیماری ہے جس کا مکمل اور بھر پور علاج کیا جانا چاہیے۔ عرصۂ دراز سے ہمارے دشمن اس میدان میں بڑے پیمانے پر لگاتار کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور آج اسلامی بیداری نے ان لوگوں پر وحشت و دیوانگی طاری کردی ہے چنانچہ ان لوگوں نے کوششو میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے۔ ہم لوگوں سے خلوص و محبت و ہمدردی رکھنے والوں کا یہ کہنا ہے کہ فرق و تفاوت مخالفت و عداوت میں تبدیل نہ ہونے پائے اور سلیقہ و روش میں موجود اختلاف جنگ و خونریزی کا رنگ و روپ نہ اختیار کرنے پائے۔

(اقتباس از عظیم حج کانگریس کے نام پیغام)۲۰۰۷/۱۲/۱۸

بندگی کرو تاکہ مولائی حاصل ہوجائے۔

استکبار و سامراج کے مقابلے سرحد بندی اور محکم و بھرپور محاذ آرائی اور دوسری طرف مسلمانوں کے ساتھ لطف و کرم اور اخوت و برادری کو عزت و افتخار کے دو اہم رکن کا درجہ حاصل ہے۔ اگر تیسرے رکن کی حیثیت سے خضوع و خشوع اور پروردگار عالم کی بندگی ان کے ہمراہ ہوجائے تو امت اسلامیہ مسلمانان صدر اسلام کی طرح عزت و عظمت و سربلندی کی راہ میں آگے بڑھتی چلی جائے گی اور مسلمان عالم اس حقارت آمیز پسماندگی سے نجات حاصل ہوجائے گی جو آخری چند صدیوں کے دوران ان پر مسلط کردی گئی ہے۔

(اقتباس از عظیم کانگریس کے نام پیغام)۲۰۰۷/۱۲/۱۸

حج ، آلودگیوں سے نجات کا وسیلہ

حج ہر انسان کیلئے معنویت کی لا محدود فضا میں داخل ہونے کا بہترین موقع ہے۔ اس موقع پر ہم لوگ اپنی زندگی کے مختلف جھمیلوں، جملہ آلودگیوں اور گونا گوں معاملات ومسائل سے نجات حاصل کرتے ہوئے پاکیزگی و روحانیت، قربت خداوندی اور اختیاری ریاضت کی فضا میں داخل ہوجاتے ہیں۔

(اقتباس از منتظمین کاروان حج سے ملاقات و گفتگو)۲۰۰۸/۱۱/٦

حج ایک معنوی سفر

حج ایک تفریحی سفر نہیں ہے بلکہ یہ ایک معنوی سفر ہے۔ یہ جسم و روح دونوں کے ساتھ قادر مطلق خدای وحدہ لاشریک تک کا سفر ہے۔ اہل سلوک کیلئے سفر الی اللہ جسمانی سفر نہیں ہے بلکہ یہ ایک روحانی اور قلبی سفر ہے۔ حج کے دوران ہم سبھی لوگ جسم و جان دونوں کے ہمراہ سفر الی اللہ انجام دیتے ہیں۔ اب اگر ہم جسم کو وہاں تک لے جائیں اور دل کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں تو یہ سفر مکمل تو نہ ہوا۔ یا خدا نخواستہ اس نعمت کی تکرار کیوجہ سے کچھ لوگوں کو بار بار سفر حج کی توفیق حاصل ہو گئی اور ان لوگوں کو بار بار خانہ خدا کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا رہا جس کی وجہ سے یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی نگاہوں میں حج کی وہ اہمیت باقی نہ رہ جائے اور ان کے وجود میں داخلی انقلاب رونما نہ ہو سکے اور یہ خود کو نہ حاصل کر سکیں تو یہ اچھی بات نہیں ہے۔

(اقتباس از منتظمین کاروان حج سے خطاب)۲۰۰۸/۱۱/٦

حج انسان سازی کا زمانہ

فریضۂ حج کے دوران اعمال و مناسک کے اس مجموعہ کامل میں ایک طرف سے اخلاص و صفا اور مادی سرگرمیوں سے دوری و علحدگی، ایک طرف سے سعی و کوشش و ثابت قدمی، ایک طرف سے خداوند عالم کے ساتھ انس و خلوت، ایک طرف سے عوام الناس کے ساتھ وحدت و ہم آہنگی و ہمدلی و ہمرنگی، ایک طرف سے قلب و روح کی آراستگی، ایک طرف سے باعظمت مسلمان قوم کے مکمل اتحاد کی لگن، ایک طرف سے بارگاہ عالیہ حق میں خضوع و خشوع کا اظہار، ایک طرف سے باطل کے مقابلے میں شجاعت کا مظاہرہ، ایک طرف سے آخرت کی طرف پرواز کی خواہش اور ایک طرف سے دنیا کو آراستہ کرنے کا اٹل ارادہ کی مجموعی تربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے ۔ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ[۱۴]۔ یعنی اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اے پرور دگار ! دنیا میں مجھے نیکی عطا کر اور آخرت میں بھی نیکی سے مالا مال کردے ! اور ہم لوگوں کو آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

یہی وجہ ہے کہ کعبہ شریف اور مناسک حج کو مستحکم سرمایہ، انسانی معاشروں کا انقلاب اور تمام لوگوں کیلئے سود مند قرار دیا گیا ہے۔ جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ[۱۵]۔ یعنی خداوند عالم نے کعبہ ۔ بیت الحرام کو عوام الناس کے کام کو آسان بنانے اور انہیں مستحکم بنانے کا وسیلہ قرار دیا ۔ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ[۱۶]۔ یعنی تاکہ مراسم حج کے دوران اپنے مفاد و مصالح کو دیکھ سکیں اور معیّن ایام کے دوران ذکر خداوندی میں سرگرم رہیں۔

(اقتباس از حجاج کے نام پیغام)۲۰۰۸/۱۲/۷

---

۱٤ سورۂ بقرہ آیۃ۲۰۱

۱۵ سورۂ مائدہ آیۃ ۹۷

۱٦ سورۂ حج آیۃ ۲۸

نگاہ الٰہی میں سب یکساں ہیں

فریضۂ حج وہ پاک و پاکیزہ چشـمہ ہے جو حاجی کو گناہ غفلت کی آلودگیوں سـے پاک کرسـکتا ہے اور اس کے قلب و روح کو خدا داد فطری نورانیت سـے دوبارہ مالا مال کر سکتا ہے۔ دوران حج میقات میں تمام لوگوں کی ایک ہی لباس میں موجودگی اور قیمتی و فخر آمیز لباس سـے اجتماعی پرہیز درحقیقت امت اسـلامیہ کی یکرنگی و یکسـانیت کی بہترین نمائش ہے اور اس میں دنیا بھر کے مسـلمانوں کے درمیان دوستی و ہمدلی اور وحدت و اتحاد کی تشکیل کا فرمان بھی پوشـیدہ ہے۔ فَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ[17]۔ یعنی اور تمہارا خدا ایک واحد معبود ہے۔ اس کے قلم کے آگے سر تسلیم خم کر دو اور عاجزی و انکسـاری کے سـاتھ اپنے معبود کے سـامنے سر جھکانے والوں کو بشارت و خوشـخبری دیدو۔اور دوسری طرف خداوند عالم کا ارشـاد ہے - وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ[18]۔ اور اسی طرح مسجد الحرام جس کـو ہم یعنی خداوند عالم نے تمام لوگوں کے لئے برابر قرار دیا ہے چاہے وہ لوگ ہوں جو وہاں مقیم ہیں یا وہ افراد دوسری جگہوں سے وہاں آتے ہیں۔ اسی بنیاد پر کعبہ، کلمۂ توحید کی نمائندگی سـے بالاتر توحید کلمہ اور اسـلامی اخوت و برادری اور مساوات و برابری کا مظہر ہے۔

(اقتباس از عظیم حج کانگریس کے نام پیغام)۲۰۰۹

---

۱۷ سورہ حج آیت ۳۴

۱۸ سورہ حج آیت ۲۵

نعمت کی قدر کرو

حج کو ایک نعمت خداوندی اور عظیم الہی موقع کی نظر سے دیکھنا چاہیے۔ نماز بھی ایک نعمت الٰہی اور خداوند عالم کی طرف سے فراہم ہونے والا بہترین موقع ہے۔ اگر ہم لوگوں پر نماز واجب نہ کی گئی ہوتی تو خطرہ یہ تھا کہ ہم غفلت و گمراہی کے سمندر میں غرق ہوگئے ہوتے۔ یہ اس عظیم الہی نعمت کا عطیہ ہے کہ ہم لوگ دن میں کئی بار اپنے پروردگار سے ملاقات، اس سے گفتگو اور اس کے سامنے سر جھکانے اور خضوع وخشوع کے مظاہرہکا شرف حاصل کر لیتے ہیں۔ ءی بہت بڑی نعمت ہے اور یہ بڑا عظیم موقع ہے۔ پس حج کا معاملہ بالکل ایسا ہی ہے۔ تمام اسلامی واجبات و فرائض کے درمیان حج کو یہ امتیاز و فضیلت حاصل ہے کہ یہ عالمی و بین الاقوامی خصوصیت سے مالا مال ہے۔ ہر مرد مسلمان کو بارگاہ خداوندی میں سر جھکانے کیلئے جس قلبی جھکاؤ اور عاجزی و خاکساری کی ضرورت ہوتی ہے وہ حج کے دوران ایک عمومی اوع بین الاقوامی جلوہ کے ساتھ دکھائی دیتی ہے۔ زبان و نسل، آداب و عادات کے درمیان موجود اختلاف کے باوجود دنیا کا کوئی بھی مسلمان اس سر زمین پر قدم رکھتے ہی سب لوگ خضوع و خشوع میں ہمہ تن محو لوجاتے ہیں۔ درحقیققت یہ انتہائی حیرت انگیز جلوہ و مظاہرہ ہے جس کے ہم لوگ عادی ہوچکے ہیں اور بار بار اس منظر کو دیکھنے کیوجہ سے ہم لوگ اس کی عظمت و اہمیت کو بخوبی نہیں سمجھ پاتے۔ تمام مسلمان ایک جگہ پر جمع ہوجائیں، ایک مرکز کی طرف سبھی متوجہ ہوں، سب کی نگاہیں ایک نقطہ پر جمی ہوئی ہوں۔ اس حقیقت کے ساتھ حج کی طرف دیکھیں تو واضح ہوجائے گا کہ حج ایک الہی موقع ہے۔

(اقتباس از منتظمین حج سے خطاب)۲۰۰۹/۱۰/۲٦

ایک زبان و ایک دل ہوجاؤ

حج میں توحید ہے۔ خود توحید کے دو جز ہیں۔ ان میں سے ایک اللہ ہے اور دوسرا لا الہ غیر اللہ ہے۔ حج، مظہر توحید ہے جس میں اللہ کی ولایت کی تصدیق اور غیر اللہ کی ولایت و حاکمیت کی نفی و تردید ہے اور اسی کو برأت کہا جاتا ہے۔

(اقتباس از منتظمین حج سے خطاب)۲۰۰۹/۱۰/۲۶

ہر درد کا علاج حج ہے

حج مقدس راہ کی کوشش کی سب سے اونچی چوٹی ہے اس زمانے میں آپ خود مشاہدہ کر رہے ہیں کہ حج ہمیشہ سے زیادہ اہم ہے جی ہاں! آج حج پہلے سے زیادہ لازم ہے اور ہم لوگوں کو اس کی ضرورت زیادہ ہے۔ حج دونوں اعتبار سے اہم ہے۔ داخلی سطح پر بھی یہ ہمارے اور ہماری امت اسلامیہ کیلئے اس کی بڑی اہمیت ہے اور بین الاقوامی سطح پر بھی اس کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ امت اسلامیہ کو گذشتہ کئی صدیوں اور برسوں کے دوران زمین بوس کر دیا۔ انہیں ذلیل و رسوا اور خفیف و حقیر بنایا گیا۔ ان سے ان کا حوصلہ چھین لیا اور انہیں مایوسی اور ناامیدی کا شکار بنایا گیا۔ مختلف جدید وسائل و امکانات سے کام لیتے ہوئے اس بات کی بھرپور کوشش کی کہ ان میں موجود معنویت و روحانیت اور توجہ و گریہ و زاری کے جذبہ کو زیادہ سے زیادہ کمزور بنا دیں۔ حج امت اسلامیہ کے جملہ مصائب و آلام کا مداوا ہے اور امت اسلامیہ کے ہر فرد کو عزت عطا کرتا ہے۔ ان میں قدرت و اقتدار کا احساس جگاتا ہے اور انہیں امید سے مالا مال کر دیتا ہے۔ جی ہاں! درست حج اس طرح کا ہوتا ہے۔ حج کی پہلی تاثیر امت اسلامیہ کے دل میں ہے۔ اس کے اثرات خود ہم لوگوں کے دلوں کے اندر موجود ہیں۔ ہم لوگوں کو حج کی ضرورت ہے تاکہ ہم لوگ اپنے قلوب کی تقویت کرسکیں، اس کی مرمّت کر سکیں اور اپنے اندر اس احساس کو بیدار کرسکیں کہ ہم لوگوں کو اپنے خدا پر مکمل اعتماد بھروسہ ہے، ہمارا انحصار خدا کی ذات پر ہے۔ ہم ایک عظیم امت ہیں، ہم ایک بڑی اور باعظمت قوم ہیں۔ یہ اندرونی اور داخلی اثر و تاثیر ہے دوسری طرف اس کی عالمی و بین الاقوامی تاثیر بھی غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ دشمن کو کمزور بناتی ہے۔ دشمن کے حوصلے کو چکناچور کر دیتی ہے۔ دشمن کے چہرے پر اسلام کی عظمت کا عکس ابھار دیتی ہے۔ دشمن کے سامنے امت اسلامیہ کی وحدت کو پوری طرح نمایاں کر دیتی ہے اور ہم لوگوں کو حج کے اس تاثیر کی سخت ضرورت ہے۔

(اقتباس از منتظمین حج سے خطاب)۲۰۱۰/۱۰/۹

دو بارہ جنگ احزاب

آج اسلام کے سامنے ایک عظیم و وسیع محاذ آراستہ کر دیا گیا ہے۔ ہم اس محاذ کو کیوں نظر انداز کریں ؟ بعض لوگ اس عظیم محاذ کیوں نہیں دیکھ رہے ہیں؟ یہ اسلام دشمن محاذ تو جنگ احزاب جیسا ہے۔ مختلف اسلام دشمن، معنویت دشمن اور حقیقت دشمن جماعت و گروہ اسلام کی عداوت و دشمنی میں باہم متحد ہوگئے ہیں۔ یہ اسلام کے موشگافی اور بہانہ تراشی میں سرگرم ہیں تاکہ اس میں کمزور پہلوؤں کی ایجاد کے ذریعہ اسلام دشمن اقدام کریں اور مسلمانوں پر اپنا ناجائز اثرو رسوخ قائم کرلیں اور اپنے ناجائز اثرات کو بروی کار لاتے ہوئے ہم لوگوں پر گہرے چوٹ لگا سکیں۔حج ان لوگوں کا بھر پور مقابلہ کر سکتا ہے۔

(اقتباس از منتظمین حج سے خطاب)۲۰۱۰/۱۰/۹

دوستی کی کوشش کیجئے

حـج کو اتحـاد کا مظہر ہونا چاہیـے، اس کو باہمی تفاہم کا مظہـر ہونا چاہیے، گفتگـو کا مظہر ہونا چاہیے۔ اس باہمی تعاون و ہمدلی کا مظہر ہونا چاہیے اور مسـلمانوں کے درمیان باہمی قربت و نزدیکی کا مظہر ہونا چاہیے۔ حج کو اس طرح پیش کرنا چاہیے اور اس کو اس طرح آگے لے جانا چاہیے۔ اب اگر حج میں، جو اتحاد و اتفاق کا مرکز ہے، کچھ لوگ اختلاف کی آگ بھڑکانے میں لگ جائیں اور شـیعوں کے خلاف سرگرم عمل ہوجائیں۔ ان کی زیـارت کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے لگیں اور اپنے دینی اعتقاد کے مطابق اعمال و وضائف حج انجام دینے میں رکاوٹ پیدا کریں، ان پر ناجائز دباؤ ڈالیں اور ان کی توہین کریں اور دوسری طـرف کچھ لوگ مخالف اعمال کے خلاف رد عمل ظاہر کرتے ہوئے مخالفانہ اور معاندانـہ رویہ اختیار کریں تو اس سـے حج کے مقصد کی اعلانیہ خلاف ورزی ہوتی ہے اور یہ بات فلسفہ حج کے خلاف بھی ہے۔

(اقتباس از منتظمین حج سے خطاب)۲۰۱۰/۱۰/۹

احکام الہی کی مکمّل پیروی

فریضہ حج کو ٹھیک ڈھنگ سے ادا کرنا چاہیے. گزشتہ ۳۰ برسوں کے مقابلہ میں آج حج کی تحریک میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہو چکی ہیں اور دونوں میں زمیں و آسمان کا فرق محسوس کیا جا سکتا ہے لیکن اتنا کافی نہیں ہے بلکہ ہم لوگوں کو اس سے آگے قدم بڑھانا چاہیے اور اس سے بھی بہتر انداز کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے. سفر حج کے دوران ایرانی حاجیوں کے قول و فعل سے ان خصوصیات کی نشاندھی ہونی چاہیے جن کو حج میں تمام مسلمانوں کے لئے فریضہ قرار دیا گیا ہے اور تمام اور تمام مسلمانوں کے کندھوں پر جسکی ذمہ داری عائد کی گی ہے. معنوی اعتبار سے انکساری، گریہ زاری، توسل، توجہ، قرآن سے گہرا لگاؤ، ذکر خدا، دلوں کو خداوند عالم سے قریب کرنا، خود کو معنوی و روحانی بنانا، معنوی نعمتوں کے ساتھ گھر لوٹنا اور سیاسی و سماجی و اجتماعی اعتبار سے عالم اسلام کے ساتھ مکمّل تعاون کرنا موجودہ اسلامی دنیا کے اہم اور فوری مسائل میں سے ایک ہے.

اقتباس از منتظمین حج سے خطاب (۲۰۱۰/۱۰/۹)

اگر زمانہ کسی ایک عضو بدن میں درد پیدا کر دے

پاکستان میں ہمارے بھائیوں کا مسلہ ہے. اگرچہ ہماری عوام اور ہماری حکومت نے ہر ممکن مدد کی (خداوند عالم انشاالله قبل کرے اور انہیں اس کی جزا بھی عطا فرمائے) لیکن یہ کمک و امداد کافی نہیں ہے.
جو لوگ حج سے مشرّف ہوتے ہیں باالخصوص ایرانی حجاج کرام جو پڑوسی اور نزدیک ہونے کی وجہ سے انکی پریشانیوں کے چشم دید گواہ ہیں، اپنے اضافی اخراجات کو کم کرتے ہوئے ایک پاکستانی مسلمان بہن یا بھائی کی غمساری کر سکتے ہیں. خداوند عالم کی بارگاہ سے اس کا بڑا اجر ہے. یہ ایک مشق اور تجربہ ہے. اس کے بعد دیگر ممالک کے حجاج و زائرین کرام کو بھی یہ پیغام دیجئے اور ان لوگوں کو بھی اس کار خیر کی طرف راغب کیجئے

اقتباس از منتظمین حج سے خطاب (۲۰۱۰/۱۰/۹)

